

فہرہ کیا کہ اپنے ہمارے کس شخص پر ہاتھ دے کر سے تو کہنے لگا کہ میری آنکھ کی کھال کیا جاتا ہے جیسا کہ اگر ایک کھال نہ رہے تو تجنی چاہتا ہے کہ تک میں
زبردستی کو جھڑکے اور تیرے لہجے میں چنا کر اسلحہ کرتے دلوں میں سے ہر کہہ بے اور یک شخص سے جو شہر سے پہلے کھارے سے اور آج ہوا آغا۔ یہ کہا ہے کہ سوزی
اور ہوائے میرے لیے مشورہ کر۔ یہ ہیں کہ جتنے کئی کریں۔ سو توکل پہلے میں ہی خیر خواہ ہوں، میری شہر سے راستے انتظار کرتے ہوئے تھے کہ یہ ہے رب؟
تھکا کر لیا تو میرے ہاتھ۔

ترکیب : تیسرے باب لیا علی حبس خلقہ حال من المذنب و دیگر ان کیوں حال من الغافل والی شخص۔ ہذا من من الخلق لعلہ فی
موضع نصب مدلول میں ہوا نصبت لہ۔ التفسیر و لو لم یخلف والی علی خلقہ اکون و یسکن من یکن یعنی مجھ ان کا کس بھی معصی علقہ
حال من کا علی ایچ بندہ بدل نہاد و کید لہا ہی معصی مدلول آخری از علی و حال و لا یستعمل و لعلہ و ان کل واحد من الخلق و یس باہر صاحب
یعنی وہ شخص جو عیب بہ ہو۔

تفسیر : ان شخص میں سوزی پہلے اسباب میرے درجہ ہونے کو تھانے ان کو حکم یعنی مدلولی اور عمت دلی اور علم و کیا۔ ایک وصال اور باہر اذ علی۔
یعنی ان کو نبوت کہیں علقہ ہوئی تھی۔ بعض کہتے ہیں شدہ ہر استثنیٰ کے ایک ہی جی ہیں اور تو یہی ہے کہ دو دلوں لفظوں کے جدا جدا معنی ہیں۔
شدہ ہوں اور استثنیٰ جہاں تک جڑ سے کیا حد ہو جہاں کہہ۔ ان میں جی لعلہ کہتے ہیں شدہ کا مفاد یہ ہے کہ تیس تک کا زمانہ ہے اور استثنیٰ تیس
ج۔ نہ کہ چالیس تک کا (نیشا ہو گیا)۔ دلی و لا یستعمل علی حبس خلقہ لعلہ نہ سے کو نہ سا مشر واد ہے کہ جہاں لوگوں کا معاملہ پاکر
حضرت سوزی پہلے چلے گئے تھے اور غافل پاکر جانے کا کیا سبب تھا؟ اس بار میں ہمارے مشرین نے کئی قوس لکھے ہیں، بہت لوگ کہتے ہیں
کہ مشر سے دوسرے کے فاصلہ پر غفلت نے اپنے دے کو ایک ہی جی تھادی تھی، وہاں سوزی پہلے کے آنے کی مراد تھی، کس لیے کہ
اپنے حال میں اور کیمنہ خیالات۔ سے حضرت سوزی پہلے فرعونوں کے طریق پر مشر میں ہوا کرتے تھے۔ مجھے لوگوں کی سبک چاکر ایک ہوا وہ آپ
وہاں چلے گئے، پھر وہاں یہ قدر پیش آیا کہ ایک معصی اور ایک اسرائیلی و باہر نہ سے دیکھا معصی اپنی فوجی شوق کے سمندر پر زیادتی کر رہا
تھا۔ اسرائیلی نے سوزی پہلے سے فراہم کیا آپ نے پھر اسے کی غرض سے معصی کے سین میں ایک ہاتھ، درگاہ کا بار بار شہزادہ آدی تھے، اس کے
دل پر کوئی حد نہ پہنچا کر گیا۔ اُچھوت ڈاگہ کی تھی، اس میں سوزی پہلے کا کوئی قصور تھا، مگر تمام ایک آئی ان کے ہاتھ سے ضائع ہوا، اس
لئے انہوں نے کہ اور اس کو شیطانی کام کر رہا خدا سے استفادہ کیا۔

عصمت سوزی علیہ السلام : اس واقعہ سے حضرت سوزی پہلے وطن کرنا اور عصمت نبیا میں ہوا کرتا ہے قائم و بات ہے۔ سوزی پہلے کا اس میں
دراصل گناہ تھا کیا تھا، دوسرے اس وقت تک آپ نبی ہی کہاں ہوئے تھے۔ نبوت تو دین سے وہاں آئے وقت ملی جیسا کہ قرآن مجید سے
صاف ظاہر ہے۔ لَعَلَّکُمْ اِذَا قُرِئَ مِنْ حُجَّتٍ عَلَیْکُمْ تَقُولُ نَحْنُ مُسْلِمُونَ فَذَرُوهُمْ وَیَسْخَرُوْکُمْ فَیَقُولُوْا نَحْنُ مُسْلِمُونَ (شعراء) اہل سوزی پہلے نے قسم
کھائی کہ یہ وہ مجرموں کی کئی گنہگار نہ کریں گے۔ خدا تو اسرائیلی کی تھی، وہ مظلوم تھا، مگر یہ کیا فرمایا کہ یہ وہ مجرموں کی مدد نہ کریں گے،
پہلے سب مجرموں کی مدد کی تھی اور اگر دوسرا اسرائیلی مجرم تھا اور سوزی پہلے نے عیت فوجی سے اس کی مدد کی تھی تو پھر سوزی پہلے کے گناہ میں کیا کد مہاتی
ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چند اسرائیلی مجرم نہ تھا نہ دلی معصی کی تھی مگر مشہور ہے ایک ہاتھ سے انہیں نکلتی، بہر حال بارہواں میں سب لڑنا
لپاڑی ہوا صالحین کی ہر تھیں ان کو جو کوئی برا بھلا بھی کہتے ہے تو میری کر جاتے ہیں، آنا کہ جنگ نہیں ہوتے، اس سے اس اسرائیلی کو

خفا کہہ جاتے ہیں، لیکن انہیں سرو سے بھی کہتے ہیں معصوم ہے۔ میں غلط سے بھی کہتے ہیں شام کا مدت شخص کہتے ہیں یہاں ہر کثرت اس کا سبب بعض
نے سوچا ان کیا ہے کہ انہیں میں جب سوزی پہلے نے فرعون کی کئی دھمکی دلی اور کئی کہتے ہوئے سر میں، دلی تو درمیں ہر کہہ دے ایک ہارے گناہ نہ
نے انے خاص شہر میں جس شخص سے کہ یہ ہو کہ صاف بات ہے کہ میری پہلے شہزادوں کی طرح تیار رہتے تھے وہ معصوم جانے کا حکم نہ تھا لوگوں کو خاص پاکر
علی آئے ہوں و افضل۔

ایسی ہے۔

وَقَالُوا إِنَّا تَخَيَّرَ الْهٰذِي مَعَكَ نَخْطِفُ مِنْ اَرْضِنَا اَوْلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا
اِمْنًا يُجْبِي اِلَيْهِ شَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ يَنْزِلُ مِنْ لَدُنَّا وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ بَطَرَتْ مَعِيشَتُهَا فَيَتَاكَ مَسْكِنُهُمْ
لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ
رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْ اِمَمَّهَا رَسُوْلًا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَمَا
كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ اِلَّا وَاَهْلُهَا ظَالِمُوْنَ ۝ وَمَا اَوْثَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کون ما ہے جو خود سے تم کے لیے رات پیر کرے؟ رات میں تم ہاں اسکاں طبع ہو گا ایک طبعی بات ہے۔ رات کی رازداری میں وہ اٹلا
تسعون فرما تا کہ رات میں اندر رہتا ہے۔ وہ کہاں کہہ رہا ہے۔ انوں سے کہا یہ جاتا ہے۔ اندر میرے سنا کوئی سنا سکتا ہے۔ اور کون
سکا اور ان میں کون ہو سکتا ہے اور روٹنی میں آگہ زیادہ کام آتی ہے اس لیے یہاں فلا بصرون فرمایا۔

وَمِنْ رَحْمَتِكَ لَكُمْ اللَّيْلُ وَاللَّهَارُ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتُبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ فَمُتَّكُمْ فَتُشْكِرُونَ فرماتا ہے اس کی رحمت ہے کہ
اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو دیا۔ تاکہ تم اس میں آرام پاؤ۔ تاکہ تم اس میں فضا کا فائدہ پاؤ۔ تاکہ تم اس میں فضل
میں روٹی کی تلاش کرو تا کہ رات اور صبح و غیرہ اسباب معاش میں معروف ہو۔ یہ دن کا فائدہ پاؤ۔ تاکہ تم اس میں تسکین کا فائدہ پاؤ۔ تاکہ
وَلِتُبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ فَمُتَّكُمْ فَتُشْكِرُونَ اس سے متعلق ہے۔ یہ چیزیں تم کے لیے عظیم نعمتیں ہیں۔ اب اس سے روٹی کی تلاش کی ہے۔ اور کون
اس پرانے کے بعد شکر کے ان کا اجر بیان کرتا ہے۔ فَمُتَّكُمْ فَتُشْكِرُونَ اس کے ان سے پکار کر کہا ہے کہ تم اس سے روٹی پانے والے ہو۔

اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے صبح و شام میں ہر ایک نعمت میں سے کوئی دینے والی یا نہ دینا یا اس
کے نیکو دینے والے کے لیے ان کو قسم پائی یا غفر۔ بحرحہ تعالیٰ ان نعمتوں سے کہے گا کہ وہ ان کے پاس اس قدر دینے والے کہ انہماک پیش کریں
کے۔ ان پر ظاہر ہو رہا ہے کہ ان کے اندر فرماں برحق ہے۔ ورنہ ان کے جوئے دھوکے سے کہ انہماک دینے والے میں سے کہے کی اور پتا
یوں کا ہوا ہے۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ ۖ وَأَتَيْنَاهُ مِنْ
الْكَوْثَرِ مَاءً ۖ إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوزًا بِالْعَصِيِّ ۖ أُولَئِكَ الْقَوْمُ ۖ إِذْ قَالَ لَهُ
تَوَمَّنْ ۖ لَا تُفْرِمَنَّ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۖ ۝ وَابْتَغَ فِيمَا آتَاهُ اللَّهُ
الْدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَكُنْ تَوْسِيكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنَ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ
إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَتَّبِعِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۖ ۝ قَالَ إِنَّمَا
أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۖ عِنْدَئِذٍ ۖ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ
مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً ۖ وَكَثْرَ جَمْعًا ۖ وَلَا يُسْأَلُ
عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۖ ۝ فَعَزَمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زَيْنَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ
يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَلِيتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ ۖ إِنَّهُ لَكَدُوٌّ حَقِيْقٌ
عَظِيمٌ ۖ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ

www.besturdubooks.wordpress.com

طوائف کے ہر ایک کی طرف غیبت کر گئی تھی۔ یہ سب ایک مہا جنگی تھی۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 توحید کو کھینچنے والے اور سب سے پہلے اس کے خلاف ہونے والے تھے۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 یوں اس کی طرف سے اس کے خلاف ہونے والے تھے۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 اور ان کے ہر ایک کی طرف سے اس کے خلاف ہونے والے تھے۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 یہ ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 چاہتے تھے کہ ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 پر ہونے والے تھے کہ ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 نکل جاتے تھے۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کی طرف سے اس کے خلاف ہونے والے تھے۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 مال کو نکل گیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 اس کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 بسطہ ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 لاہور کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے

ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے
 ان کے خلاف کر کے لیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے کیا۔ یہ وہی تھی جو کئی کئی بار ہوسنی نے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُخَلِّفُوْا فِىْ اٰمَالِكُمْ ۚ كُلٌّ مِّنْكُمْ مُّجْتَمِعٌ ۚ اِنَّ اَكْثَرَكُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
 وَلَا فُسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۚ مِّنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ
 مِنْهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَلِمُوا السَّيِّئَاتِ اِلَّا
 مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ اَبَدًا لَّيْ فَرَحَنَ عَلَيْكَ الْفَرَّانُ لَكَ اِلَٰهٌ مَّعَادٌ ۚ
 قُلْ رَّبِّ اَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِاِلْهٰدٍ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۷

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ
وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَقَدْ كَذَّبْتُمْ عَنْ
قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ
اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي
الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۖ إِنَّ
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۖ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ
تُقَالُونَ ۝ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ
دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَلَأْنَا غُلْبَتِ الرُّؤْمِ ۚ فِي آدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيَعْلَبُونَ ۚ
فِي يَضِعُ سِنِينَ ۚ اللَّهُ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يُفْرَقُ
الْمُؤْمِنُونَ ۚ يَنْصَرُ اللَّهُ يَنْصَرُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ وَعَدَ اللَّهُ
لَا يَخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ يَعْلَمُونَ ضَاهِرًا
مِنْ انْحِيَاؤِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَفُورُونَ ۚ

[illegible]

ترکیب میں نظریہ انواروں کی نسبت سے متعلق وہ سیدہ اسفندیون کی مراد علیہم السلام۔ متعلق سیدہ کی مراد ان کی نسبت سے غیبت انجمن کا یہ نام ہے۔ افعال انوار اور دوسری نظریہ میں تصور کاغذ کی طرح ہے۔ فی بعضہ اختلاف ہے۔ سیدہ اسفندیون سے بصورت اللہ متعلق ہے۔ یفرغ المؤمنین سے وقت اللہ سمیرا منادی کی مراد ہے۔ ابدال، یعنی بدلنے والی اور بدلے لاتی اور یہ لفظ انوار کی ہے۔

[illegible]

أَلَا بِالْحَقِّ وَاجِدُ فَسَعَىٰ مُرَاكِبُنَا مِنَ النَّاسِ بِإِفْقَائِي يُخْذِلُهُمْ لُكْفُهُمْ ۖ ۝
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يُضِلُّونَ ۖ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا السَّوْءَ ۚ إِنَّ كَذِبُوكُم بِآيَاتِ
اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۖ

تسویں صفہ اور اعلیٰ صفہ اور اسی تسویں پر وسطیٰ صفہ علیٰ میں مذکور اور فرج اولہ الحمد منہ منی السموات خالی من الحمد و من ان یکن علیٰ صفہ نالی علی السموات۔

تفسیر : دوم و عید کے بعد یہ تلاوت مناسب تھا کہ وہ کوئی ہی بات نہیں کہ جس سے وعدہ انعام کا مستحق تفسیر سے اور کوئی ہی بات نہیں کہ جس سے وعید جہنم سے ہے؟ اس لیے فرمایا صفہ نالی صفہ یعنی نہ تسویں علیٰ میں ان اوقات مذکورہ میں اس کی تسبیح و تحمید کرنا کہ چاہے نماز میں جملہ فریہ ہے۔ پہلا امر ہے کہ ایسا کر داور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اول آیات میں قیامت اور وہیں کے وعدہ و وعید بیان فرمائے گئے تھے جس سے کسی کو تاہم کو خیال بیجا ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی فرمائندگی کرانے کا تقاضا ہے۔ میرا کہ نہ یا میں بادشاہوں کو اطاعت و شہرہ دہیت کی حاجت پاتی ہے۔ پھر جب کوئی اطاعت نہیں کرنا سزا پایا ہے۔ اطاعت پر انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ اس خیال کے خلاف کہے گئے کہ فرمایا صفہ نالی صفہ نالی کہ ان کو گنہگار ہندگی و اطاعت کی بد ضرورت تھی۔ اور جو کچھ فرماتا ہے۔ تمہارے بھٹے کو تسمائیوں سے فرشتے اور ہر ممکن کا حال قیامت مذکورہ میں اس کی تسبیح و تحمید میں کرتا ہے۔ اس صورت میں جملہ فریہ علیٰ مابعد سے نہ ہو سکتا ہے۔ مگر جمہور اس کو بعضی امر لیتے ہیں، یعنی ان اوقات مذکورہ پر اس کی تسبیح و تحمید کر لی جاوے۔

اس تفسیر پر یہ مسمیٰ ہوں گے کہ اللہ کی تسبیح بیان کر دھام کے وقت اور صبح کے وقت اور ظہر و عصر کے وقت (اس صورت میں ذلہ الفتحہ میں اشعادت و تائید میں ایک درمیانی جملہ لایا جاوے گا) اس بات کے متعلق کہ لے کر کاہوں اور زمین میں اس کی تسبیح و تحمید کرنا کہ چاہے نماز میں بھی اوقات مذکورہ میں اس کی تسبیح بیان کر دھام یعنی بیان اللہ کو کہ اللہ پاک اور منزہ ہے اور جب اس کو جملہ منہ نہ لایا جاوے و حسب کافہی السموات پر حفظہ اور لایا جاوے تو یہ مسمیٰ ہوں گے کہ صبح اور شام و ناس کی تسبیح جان کر دھام و ظہر و عصر کے وقت اس کی حمد کر دھام مذکورہ میں اس کے مسمیٰ اس کی خبر خیال میں نہ کر دھام اس کے انعام و العاف کا شکر یہ ادا کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے جو کوئی صبح و شام سو بار سبحان اللہ و الحمد کہے گا اس روز اس کے برابر کسی کی نیکیاں نہ ہوں گی مگر اس کی جہاں اللہ کہے یا اس سے زائد شفیق علیہ۔ علامہ اسلام کی ایک جماعت یہی کہتی ہے کہ یہ آیات کہ میں نازل ہوئیں۔ اس وقت تک نماز عطا نہ فرمیں نہ جی اوقات مذکورہ میں اللہ کی تسبیح و تحمید کر لینا کافی تھا اور اس کی کوئی تعداد نہ تھی کہ اس کے بار تسبیح و تحمید کی جاوے۔

مگر ان حواصی جہنم کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ جہان نماز ہے۔ قرآن کی دعوت ہے کہ وہ نماز کو اس کے اجزاء کے ساتھ تفسیر کیا کرتا ہے۔ نماز میں تسبیح بھی ہے، تحمید بھی ہے۔ اور کبھی کبھی اس کو تسبیح سے کبھی قیام سے کبھی روئے سے کبھی کبھہ سے یہ نایا کرتا ہے۔ جنہیں تسبیح سے مراد ضرب اور معاشق اور نماز اور جنہیں تسبیحوں سے معاشق نماز اور عیسا سے مصر کی نماز اور تحفہ و وقت سے طہر کی نماز مراد ہے اور کہ میں بروقت کے لیے درود کی رکعت مقرر ہوئی تھیں۔ پھر یہ میں آکر اور زیادہ ہو گئیں۔ (چنانچہ حضرت عائشہ رحمہ اللہ یہ جہنم کی روایت دیت کہ جس کو بخدا ہی وسلم نے روایت کیا ہے اس کی دوحہ ہے)۔

ان اوقات کی خصوصیت چند امور میں ہے۔ (۱) یہ کہ یہ وقت غفلت اور نینادگی کا رواد کے ہیں۔ ان میں اللہ کو یاد کرنا ضروری ہے۔ (۲) یہی اوقات تہذیب و تمدن و انجمن کے ہیں۔ (۳) عام غریب میں یہ اوقات نل زمین کی عبادت و دعا و استغاثہ سے لیے حاجات کے واسطے مسمیٰ ہیں۔

اس کے بعد چند لائنیں فرماتا ہے کہ جن سے ظاہر اس کا اس تسبیح و تحمید کے لیے مستحق ہو، ثابت ہوتا ہے اور یہی پرستی کی قیامت

لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۖ مُتَبِعِينَ لِمَن يَمُوتُ مِنْهُمْ فَبِئْسَ الْأَوَّلُ ۚ وَاللَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۖ مُتَبِعِينَ لِمَن يَمُوتُ مِنْهُمْ فَبِئْسَ الْأَوَّلُ ۚ وَاللَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۖ مُتَبِعِينَ لِمَن يَمُوتُ مِنْهُمْ فَبِئْسَ الْأَوَّلُ ۚ

میں نہایت اظہار کے ساتھ ان بات کی ہم نے کون نہ نہیں کہہ دی ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے رسول کے ساتھ ہیں۔
وَمَا أَزْنَأُ لَكُمْ وَحْشَةً تَرْجُوْنَ بِهَا وُقُوفًا تُدْعَتْ بِهَا وَهُوَ يُقْضَوْنَ بِهَا إِلَىٰ مَوَاقِدِ الْأَنْبِيَائِ
تاریخ کے چاروں میں یہ بات آئی ہے۔ یہی ہمارا ہے۔ اور کیا نہ انہی کی جبروت اور قوت سے وہ اس بارے میں شک کیے ہیں کہ ان
مذہبی و فاضل کا مکر و تدبیر و دیاوار میں یہ کئی مصیبت آئے اور وہ بھی ان کے کراہت سے اس وقت تک اٹھائے سے ہیں جو ان کا
میں ان کی قوت کا شہرہ کرتے۔ صورت پر مکر و تدبیر کے یہی اس غامضی ان کا نتیجہ ہے جو یہ لوگ ان کے بعد میں کو وہاں ہیں۔ یہ کی حکیم
سے وہ ان کی حکمت پر سے صاف ہے۔

ان بات میں انسان کے دماغ کی قوت و حال پر ان کا یہاں بڑے اصرار کے ساتھ بھی کہ اس وقت تک ان کی یہ حکمت عظمیٰ ہے۔ ان کی
میں تو واقعی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
تو وہ تو ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان سے بظاہر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَايَةٍ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۚ فَإِنَّ ذَٰلِكَ لَفِي حُجَّةٍ وَالْمُسْكِينِ وَالْبَنِي السَّبِيلِ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ وَمَا
آتَيْتُمْ مِنْ رَبٍّ لَا يَنْبِئُوا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرِيضُوا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ
زَكَاةٍ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْطَعُونَ ۚ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ
رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شَرِكٍ لِّكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ

مَنْ شَاءَ يُسَخِّنْهُ وَيَنْفِئْهُ عَنِ الشَّرِّ كَيْفَ يَشَاءُ لَكُمْ مِنْ ذَٰلِكُمْ

اللہ کے لئے ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔
ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کے دماغ پر ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔ ان کی قوت کا یہی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّخَذُوا فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾
 اے ایمان والو! اس کی بات ہے کہ یہ سب سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔ اولیٰ علیت یہ ہے کہ یہ سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّخَذُوا فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾
 اے ایمان والو! اس کی بات ہے کہ یہ سب سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔ اولیٰ علیت یہ ہے کہ یہ سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّخَذُوا فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾
 اے ایمان والو! اس کی بات ہے کہ یہ سب سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔ اولیٰ علیت یہ ہے کہ یہ سبیلوں کے بعد وہ (گمراہ) سبیل ہے۔

یہودیوں نے کہا: "اگر وہ لوگوں کو اپنی خدمت میں لے گا، تو ان کے لئے کھانا کھائے گا۔" یہودیوں نے کہا: "اگر وہ لوگوں کو اپنی خدمت میں لے گا، تو ان کے لئے کھانا کھائے گا۔"

أَوَلَقَدْ صَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ
لَيَقُولُنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿١٠﴾ كَذَلِكَ يَصْغُرُ اللَّهُ
عَنِ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا
يَسْتَحْفِظُكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿١٢﴾

[illegible]

ترکیب میں کڑا میلو، فی نفس اسب بلون صف، دھرم کی دیوہ لطف اس معلق ہر، ان ان افرق من ممکن عقلم، الخدیجہ کا مگر
 دینا فری غزیرت و حسن سوانحہ صدارت سن فی نفس ماچا، ہر کا اور اسل انسا، فی نفس انسا ہون صلیبہ نہ لکے کے نکل الباطنی۔
 انصیحہ سائلہ مدار کے اندر سائلہ رسالت پر جس الب کے نہ تو کلام نام کہ ہے۔ ان نہ نقد صلیبہ بتا بدشہر، نجی ہذا انقلو آتہ من
 نفس مقلی اساتذہ کی ہے۔ اور نہ کچر چہ۔ اور سب سے زاجر، من کتاب ان لوہی پاک کی جیاتی ہے کہ ان لوہی اند کا ستورہ اسے
 کلورہ ماہر اس پر مینے کا شعر، نبات اور اشیا کا کلا کی جھکن ہوئی ماک، کتاب کے ان لوہا اس پر سب سے، اور لوہی پر دو دہندہ کی سوہ سے
 دانی نہ اور انسا جہاں ہے فی نفس فی علی جزوہ دہش کی، رہا نہ کچر انسا اور کاب صلیبہ من اشیا کا نام اور کلا ہے کہ میں اس کا کلام

انہما کا ردکار ہے یا اس آئے ہے وہاں اس کو معلوم ہو جو وہاں اب دنیا میں چتر روز کوئی ہے پھر تو مجسم ہے۔

وَلَيْسَ سَأَلَتْهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَيْقُولَ أَنَّ اللَّهَ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْحَمِيدُ ۝ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمْدُ
مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝
مَا خَلَقَكُمْ وَلَا يَغْنَثُكُمْ إِلَّا كُنُفٌ وَاحِدَةٌ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ أَلَمْ
تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزِيلُ الْبَنِينَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ذَلِكَ
بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ
هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝

[illegible]

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُؤْتِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ
فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ٥ وَإِذَا عَشِيتُمْ فَمَوْجٌ مَظْلُومٌ

نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ لوگ جو کفر کی کشتی میں تھے، اب ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔

وَرَأَوْا أَخَذَنَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ أَفِيْنَا قَهُمْ وَمِنْكَ وَإِنَّا نُوْحٍ وَأَبْرَاهِيمَ وَصُورُ
وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا عَلِيًّا ۚ لَئِيْكَ الْصَّادِقِيْنَ عَنِ
صَدْرِهِمْ ۖ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

اور (انہوں نے) دیکھا کہ ہم نے انہیں سے ایمان لے لیا ہے اور ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔

ترکیب : وَاذْ قَدْ رَأَوْا اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّثَاقًا عَلِيًّا ۚ لَئِيْكَ الْصَّادِقِيْنَ عَنِ صَدْرِهِمْ ۖ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝
نوع و کلام : خبر و صفت علی متانت : اِذَا رَأَوْا اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّثَاقًا عَلِيًّا ۚ لَئِيْكَ الْصَّادِقِيْنَ عَنِ صَدْرِهِمْ ۖ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝
الوصف : اِذَا رَأَوْا اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّثَاقًا عَلِيًّا ۚ لَئِيْكَ الْصَّادِقِيْنَ عَنِ صَدْرِهِمْ ۖ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝
تفسیر : اِذَا رَأَوْا اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّثَاقًا عَلِيًّا ۚ لَئِيْكَ الْصَّادِقِيْنَ عَنِ صَدْرِهِمْ ۖ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝
ی کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔

اب منقول اس میں ہے کہ وہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔

انہوں نے ایمان لے لیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔ اے اللہ! ان کے دل میں ایمان آ گیا ہے۔



کمانہ بن الرقیق کہہ میں آئے اور قریش کو حضرت ﷺ کے لوہے جڑ حالی کے لیے آ رہے کیا اور ان کی مدد کا وعدہ کیا، پھر وہاں سے نکل کر غطفان کے قریب کو پہنچا۔ یہ لوگ ہول ہی سے حضرت سے بھرے بیٹھے تھے ہزاروں کے لیے آمادہ ہو گئے۔ قریشی کے سہ سالہ اہل بیتان مصر میں حرب اور غطفان کا میدان امن مصلح تھا۔ سب کا مجمع قریب دس ہزار کے قریب۔ جب حضرت ﷺ کو خبر ہوئی کہ یہ لوگ آتے ہیں تو مسلمان قادی بنو نضلا کے مشورہ سے مدینہ کے شرقی جانب میں خندق کو حفر کرنے کا حکم دیا۔ خندق کو حفر کرنے میں لوگوں نے بہت سے ہجرات کردی تھیں۔ ربات کا مشاہدہ کیا۔ پس مخالفین میں سے کچھ مدینہ سے شرقی جانب میں آمد پہاڑ کے قریب آئے اور کچھ مدینہ سے بلندی کے رخشاڑ پہاڑ سے کا قال اللہ تعالیٰ یوسف بنی قریظہ، مدینہ کے ایک رخ بلندی ہے، ایک رخ غیب ہے، بلندی رخ باز سے مراد اوپر سے آتا ہے۔ ومن لعل منکھ سے مراد غیب کے رخ میں آتا ہے۔ مدینہ کے لوگ چاروں طرف سے سخت محاصرہ میں آ گئے، ہر طرح کی تکلیف اور بردت کے خوف سے لوگوں کی یہ حالت ہوئی تھی کہ جس کو کھنڈہ تعالیٰ ان آیات میں بیان فرماتا ہے سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ اَدْخِلْہُ فِیْ اَحْسَنِ جَعْلٍ تَمِیْمٍ جِبَا کِذْر کے وقت ہوا کہ ہے۔ وَیَلْقَیْ غُلُوْبٌ فَعِیْنِیْز اور دل میں گول تک پہنچ گئے تھے۔ یہ ایک نادرہ عرب کی بات ہے۔ شدت خوف کے وقت یہ کہا کرتے ہیں، میسا کہ ہمارے غار میں کہتے ہیں۔ تاک میں ہم آگیا تھا یا کہا کرتے ہیں، اہل بیتان یز۔ تھے۔ کبھی پانی ہو گیا تھا، اس پر اعتراض کر رکھت تھے، وَتَطْنُوْنَ بِاَللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور تم اللہ سے طرفہ طرح کے گمان کرتے گئے تھے۔ پس اچھا اندازہ یہی کہتے تھے فَاِذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَوَصَّیْکُمْ اللّٰہُ وَوَعَدُ اللّٰہِ لَوْ مَا وَدَّعُہٗ اِلَّا لَیْمًا اَوْ تَحِیْبًا کہ اللہ کا وعدہ ہر حق ہے مگر اور اسلام صحابہ ہو گا اور منافق کہتے ہم معصیت میں پڑ گئے اور برے گمان دل میں پیدا کرتے تھے۔

الغرض یہاں سے وقت تھا کہ فَبَیْثَکَ الْغُلُوْبِلُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زُلْزِلًا شَدِیْدًا کیا جا رہا تھا آواز سے کہے اور سخت زلزلہ میں نے یہ کر۔ اور غلطی کے اور منافق لوگ کہ جس کے دل میں خفاق کا مرض تھا کہ کہتے تھے فَاِذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَوَصَّیْکُمْ اللّٰہُ لَوْ مَا وَدَّعُہٗ اِلَّا لَیْمًا اَوْ تَحِیْبًا اس کے رسول ﷺ سے جو کہ ہم سے وعدہ کیا تھا سب جھوٹ تھا۔ اللہ یہ کہا کہ قریب ایک مہینے کے محاصرہ رکھنے کو ہے یا نہ ہے۔ یہ بات کوئی مفید بات نہ کر سکتی تھی، بلکہ یہی بات ہی پوری اور سبک ہادی ہوئی رہی، بہت ایک بار مگر، ابن عبیدہ کو شامی چند سواریوں کو لے کر خندق سے نکل کر مسلمانوں کے قریب آ گیا تھا اس کے مقابلہ کو بھی مرتضیٰ فرشتے لکھے اور اس کو قتل کر ڈالا۔ آخر کار اللہ نے لعل کیا اور اسنی نظر پر بھیجا ایک سخت فوج بھیج دی اور مدینہ کے ایام تھے اس میں مدینہ بھی نہایت تھی۔ کا قال اللہ تَنْزِیْلًا عَلَیْہِمْ یَعْنِیْ اُنْہَا سے وہ نہایت پریشان ہو گئے۔ وَجَنُوْا لَہُمْ نَزْوًا وَّہَا لَہُمْ نَزْوٌ کَیْفَیْ جِبَا جِزِیْمِیْنِ لَوْ کُوْہِیْ تَحِیْبٍ وَّیَا قَہَا۔ آخر سب ہراساں ہو کر بھاگے۔ یہاں تک کہ علی بن خریجہ مدینہ کے قریب آئے (۱۰۲) نے تم کو جس میں گرفتار کیا، ہوا کے سوا کچھ لوگوں کو اور سواروں کی آجھ نہ ہر طرف سے معلوم ہوئی ہے۔ یہاں کو کچھ لوگوں سب بھاگ گئے۔

وَإِذْ قَالَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْہُمْ یَا اَہْلَیْ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ فَارْجِعُوْا وَیَسْتَاذِنُ مَعِ فَرِیقٌ مِّنْہُمْ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنْ یَّوْمُنَا غَوْرَةٌ وَمَا ہِیَ بِغَوْرَةٍ اِنْ یَّزِیْدُوْنَ اِلَّا فَرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْہُمْ مِّنْ اَقْطَارِہَا ثُمَّ سُیْلُوْا

۱۔ عرب میں یہ اقبیل تھا۔ ۱۰۲
۲۔ غار اربعہ میں سے ایک اور غار فتح اسلام حاصل۔ اس کو قادی میں لعل نامہ اور ابھی کچھ مضر میں جس پر ۳۰ ایک کھنڈ خندق میں پیچھا اور کھل کر لے گیا۔ یہاں سے۔

ترکیب ان شرطہ جواباً مقرر استیعش و اخرجش از جواب الامور فہم و بر علی الامور فتعمیلات
تعمیل باہر منکی حال منی المحسبات (ایمان) و غیر اہر و عظیم ملحق لا علی ضاع جواب منی ہات

تفسیر: اس سادہ و ستر مغشوش سنائی کی اصناف ہے اور اس مسئلہ کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ معاشرت کے متعلق احکام سے
اول بات داخل المیہ کا انداز ہے۔ کس کے کہ مقرب عالیہ جو موم ہے، بہ لہام میں، معاشرت و تودن میں رزم و رواج سے جو تعمیرات واقع ہوئے
ہیں ان کا فیصلہ کن کے ہاتھ سے اس لیے سب سے اہل ثناء، مختصرات ہیئتہ کو اجنبان و حق و حکم بڑی، کیرت سے وہ اس کے بعد ان لوگوں کی
معاشرت کی جو کثرت عبادت، مکرر احکام الہیہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ غزالی کا ترجمہ میں سلاطین کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ نہ صرف
آجوں میں کی گئی، کس لیے سب سے اہل ثناء کی مخالفت کرتے ہوئے، اب انہی بات اور احکام کے متعلق جو کچھ بھی ایمان کو ان بات
مخالفت الہیہ کی بناؤں گے، ان میں مظاہرہ ہے۔ وہ مسئلہ معاشرت ازواج کا ہے۔

[illegible]

وَمَنْ يَفْعَلْ مِنْكُمْ خَيْرًا فَلْيَفْعَلْ سَلَامًا وَسُكُونًا وَنُفُوسًا حَيَّةً وَشُرَكَاءَ صَالِحِينَ ۚ إِنَّهَا أَجْرٌ مُزِينٌ

وَأَعْتَدْنَا لَهُا رِزْقًا كَرِيمًا ۝ يٰٓيَسَّٰءُ النَّبِيُّ كَسَيْتَ كَافُورًا مِّنَ النَّسَاءِ إِنِ

ثُمَّ يَنْتَقِلُ إِلَى تَحْصِينِ الْقَوْلِ بِقِطْعَةِ الْإِثْبَاتِ فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا

[illegible]

لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ اور انہی کی نصیحت پر ہے۔ اس لیے کاغذوں کے بعض مطالعہ کو جو حضرت مولاناؒ پر کیا کرتے تھے (اور ایسا ہوتا تھا) آیا ہے۔ جس سے کوئی شخص یا سنا یا سمجھا آج ہے کہ جس کی کئی بات پر بھی لوگوں نے اپنی کجرائی یا باطنی کی وجہ سے انکار نہیں کیا ہے (درج کر رہا ہے۔) بخیر ان مطالعہ کے ایک غرض یہ کہ جو نئی نئی نکتہ کے بارے میں تھا جو حضرت مولاناؒ نے یہ کہہ سکا تھا کہ وہ اپنے اور بہت گزر جانے کے بعد ایک حکیم آسانی اور مصیبت (الہیہ کی وجہ سے) کا تھا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسِعْهُهُ بُكْرُهُ وَأَصِيلًا ۝ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ تَجِيئُكُمْ يَوْمَ يُلْقُونَ سَلْمًا وَعَدْتُهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسَوَاحًا مَّنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَثِيرًا ۝ وَلَا تَطْعَمِ الْكُفْرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعَا أَدْنَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

عمر چھ مہینے کی عمر کا بچہ تھا جس کی (زوجہ کے ہنگامہ پر) ایک نوجوان نے غصے کے سبب غور سبب بیڑیوں پر صوفیوں کو دھکے دیے۔ یہاں پر جانا سب سے ایمان وادوار کا کہ بہت یاد آئے کہ وہ انور انیس

ترکیب و امرنا منسوب غفلت محدودہ علم و باطنی حلقہ ایک امر از مروت و حسن النیون معلوم طبعی باقی و لا یصدق ان الحق لا یشکال فی قرآن و ہدیت لان المراد بالاحوال الامام باطل و اذبح لعل علی ذلک کما ینہی احد کتب الکلام بزیون السلم علیک خاصۃ یحسن ان یقول ما لیس التفسیر فی رہبت و ان یقول منہ الصدور فی حدیث و یخبر انہ یأون صدرا الی احد کتب الکلام فہذا وہدایت عالمہ صدر اشعالات۔

تفسیر اول حکم اس کے بعد خوراس سلاطین عام کا بھی بیچارہ کو حکم دیا ہے۔ **فانہا ولتشیروا المؤمنین فانہا تعدون فیکم فصلاً** کیا ہے اور ان کو کفر شری دے نہ ہندہ کا ان پر بڑا فضل ہے۔ دنیا میں ان کو ہر طرف سے سرفرازی دے گا۔ غرت تنہا بزرگوار سے کا۔ اب یہ ہے کہ فراموشی جو قصور میں نہیں کرتے اور طرح طرح کے جہان باندہ سے اور میں کرتے ہیں، آپ کو اپنی مرضی سے موافق کرنا چاہتے ہیں۔ **یکون لبطیع لکلمکلمین و لعلنا یفہموا انہا کلمتہ انما وہدایتہ اور ان کی تفسیر اور راہ راستہ اور گزرو کر و تو کلم علی اللہ اور اہد پر ہر مرد و بھو و بھارہ کر سکتے ہیں۔ و کلمی باللہ و کلمی لہ و اللہ ہر مرد و زنی کے لیے جس ہے آپ کو ان کی تیرہ امتیاز ہے جو نہیں، نہ ان کے مانے و نہ سب ہرگز کے کلام کا حضرت سے چھٹی آنکھ میں۔ نہ کرو تھا، اس لیے کچھ دو کام نکاح و طلاق و عدت کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ **فلان یاتھن الشہن امینوا اذا نکحکم لم یؤمنکم نہ صلفتموہن من قبل ان تمسوهن فیکم علیہن من عدو نکحکم نہا** یہاں ہم سے ہے کہ اس ایما اور عورت سے نکاح کرے، اگر اس کے پاس یاں سے پہلے اس کو طلاق دینے کی ضرورت پڑ جائے تو اس عورت کے لیے کوئی حد نہیں کہ جس کو ہم نہ کہ اس کو اختیار دے کہ طلاق دے۔ کچھ فوراً اس سے نکاح کرے۔ میں کہتا ہوں ان تمسوهن ہاتھ کانٹے سے پہلا، اگر اس کے معنی صحبت کرنا یا لا یا تو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دینے میں حد نہیں، اس سے یہ بات پیدا ہوگی اگر صحبت نہیں کی اور طلاق ہوئی تب حد نہیں، جیسا کہ ہم شامل نہیں کہتے ہیں، و ما اگر اس اندک کا حامل ہو دے کہ جس میں طلاق بھی آتی ہو، یعنی میں اس کے کو صحبت اور خلوت سے پیشتر طلاق دینے میں حد نہیں، جس نے اگر طلاق کا اتفاق ہو تو صحبت نہ کی اور طلاق دے دی تو حد بھی لازم ہوگی اور روکھ و راسخ بھی دینا پڑے گا، کیونکہ طلاق پہلو صحبت کے بعد اور اس بات کا امتیاز کہ طلاق کے بعد صحبت کی یا نہیں مشکل ہے، و ما یہ حد اور الاما ہد نکاح کا بھی ہے اور قریش و راسخ کثیر نے اس حد سے پہلے ہر مرد و عورت کو سے کادھولی کیا ہے کہ مسئلہ اجماعی ہے۔ حد میں نہیں لکھا کہ نکاح کرنے سے نہ نکاح نہ کرے، عورت میں عورت اور جو بھی نہیں آتا تو میں جیسے کہ بند ہے۔**

لم یؤمنکم کا لفظ یہ لیا ہے کہ عمر مسلمان عورت کے لیے ہے مگر حکم وہم ہے۔ اگر اہل کفر، اگر عورت۔ یہ نکاح کر کے صحبت سے پیچھے طلاق دے دی تو اس کے لیے بھی حد نہیں، مگر عورت کا لفظ اس لیے آیا کہ مسلمان کو بڑھری ہے کہ مسلمان ہی عورت سے نکاح کرے دوسرا ہی، و اگر کا ہے، جس پر یہ حد اجترازی نہیں بلکہ اتفاق ہے کہ جو بھی طلاق ہو کرتا ہے۔ نکاح کے لغوی معنی صحبت کرنے کے ہیں، مگر قرآن میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا ہے تو اس سے مراد وعدہ ہے، خواہ بطور حقیقت خواہ بطور عذر یا لکھ کا لفظ یہ نہ رہا ہے کہ حد میں عورت کو نکاح کا حق ہے و اگر وہ حد میں نکاح کرنا چاہے تو یہ اس کو روک سکے سے متعدد دوسرا میں حد و الدرا ہم اس کے معنی کنجی کے ہیں اور بعض نے اس کو باقیف بھی پڑھا ہے یہ وہ انداز معنی ظہر سے ہوا، جس کے معنی یہ ہوں گے کہ ان پر اس صورت میں حد نہیں کہ جس کے اندر خزان پڑی ہوئی کر۔ و الا دلہ اتوی۔

شریعت نے عورت کے لیے حد اس لیے مقرر کی ہے کہ صل کا حال معلوم ہو جائے۔ اگر فرد اتفاق کرے یہ نہ معلوم ہو کہ پیسہ خداوند کا صل ہے یا دوسرے، جب صحبت نہیں تو بھروسہ سے کیا فائدہ؟

جو یہ ہیں وہ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکال کر اسی طرح۔ یہ ہیں کہ جن کے گھٹن سے ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی آپ کے مبارک انعام میں سے تھا کہ انہوں کو اس مرتبہ علیہ پر پہنچا۔ عیالہ اللہ کی یوگی و فدی ہے۔ ورنہ یہ لوگ غریب کی دوائی سے حاصل ہوا بھی حاصل ہے۔

قسم سوم: وَاَنْتَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ چنا در پیکر اور، مول در نعلی کی پیکر میں کمال ہیں۔ آپ ان سے چاروں نکاح کر کر گھر میں بیٹہ بھی۔ انبی ہائیں نعلی کہ وہ بخت کر کے تیرے ساتھ بھی آتی ہوں۔ یہ نہ اگر جہت میں شریک نہیں۔ مگر وہ اس سے آپ کا کائنات درست تھا۔ ورنہ ان کے جڑ و پیکر نے انہیں اپنی ذات الیٰ علیٰ طوبیٰ سے روکتا ہے کہ حضرت مولا نے مجھ سے کچھ کی درخواست کی کہ میں نے بخت نہیں کی۔ اس سے آپ کو کچھ کوایہ ملیا۔

قسم چہارم: وَاَنْتَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ چنا در پیکر اور، مول در نعلی کی پیکر میں کمال ہیں۔ آپ ان سے چاروں نکاح کر کر گھر میں بیٹہ بھی۔ انبی ہائیں نعلی کہ وہ بخت کر کے تیرے ساتھ بھی آتی ہوں۔ یہ نہ اگر جہت میں شریک نہیں۔ مگر وہ اس سے آپ کا کائنات درست تھا۔ ورنہ ان کے جڑ و پیکر نے انہیں اپنی ذات الیٰ علیٰ طوبیٰ سے روکتا ہے کہ حضرت مولا نے مجھ سے کچھ کی درخواست کی کہ میں نے بخت نہیں کی۔ اس سے آپ کو کچھ کوایہ ملیا۔

قسم پنجم: وَاَنْتَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ وَنَبَاتُكَ حَيْكُوكَ چنا در پیکر اور، مول در نعلی کی پیکر میں کمال ہیں۔ آپ ان سے چاروں نکاح کر کر گھر میں بیٹہ بھی۔ انبی ہائیں نعلی کہ وہ بخت کر کے تیرے ساتھ بھی آتی ہوں۔ یہ نہ اگر جہت میں شریک نہیں۔ مگر وہ اس سے آپ کا کائنات درست تھا۔ ورنہ ان کے جڑ و پیکر نے انہیں اپنی ذات الیٰ علیٰ طوبیٰ سے روکتا ہے کہ حضرت مولا نے مجھ سے کچھ کی درخواست کی کہ میں نے بخت نہیں کی۔ اس سے آپ کو کچھ کوایہ ملیا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا
 أَلْوَانُهَا ۖ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَخُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۚ
 وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَأَلْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ ۚ كَذَلِكَ ۖ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
 مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝ إِنَّا الَّذِينَ يَنْتَوْنِ كِتَابَ اللَّهِ
 وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَرَفَعْنَاهُمْ سَبْعًا وَعَلَيْنَا بُيُوتٌ تُبَازُّهُ لَكَ
 تَبَوُّرٌ ۝ لِيُؤْفِقَهُمْ أَجْرَهُمْ وَبَرِيذَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝
 وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ إِنَّ
 اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ
 عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُرِيدُونَ
 اللَّهُ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۚ جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا
 مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ
 الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ الَّذِينَ أَحْلَلْنَا
 دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نُصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفَ عَنْهُمْ
 مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَافِرٍ ۝ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبِّنَا أَخْرِجْنَا
 نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ
 تَذَكَّرَ ۚ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۚ فَذُوقُوا صَمَا إِلَّا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَجَسٍ ۝

اسے پڑھنے والے کو کہیں، کیا کائنات خدا سے ہے یا انعام پر اس سے خلق ہی کے ہیں جو کچھ کہ یہاں میں کائنات کس کے کرتا

کارروا کی بات ہے۔ کہا کرتے ہیں: ہمارے پاس کے دیوان و جم دیں کفری، وگھیں وگھیں آزاد کا لبہ چاہیے ابھرنے۔ مگر ہمارا ہے سناؤ۔
 علاحدہ اس کے بارے میں (تجربہ) آپ کا دلوں کے کہہ ان کے حق میں کیسا ہے، ان کو کچھ کا دہانہ ہے، ان کا لبہ چاہیے ابھرنے۔ مگر ہمارا ہے سناؤ۔
 بدیشی اور سرکشی کا کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ بالا اہل دینی میں خلف قضا اور یہ دیوانی میں بدیشی اور سرکشی، درجہ ہوتے ہیں۔
 خدمت و اوقات کا صاحب جاو مال کی دیوانی اور حقوق ہیں۔ انشا اللہ اس حق پر خلافت میں لوگوں کو فائدہ ہے۔ سوچنا اور مصلحت
 درجہ عظیم کا دو عداویں۔ اس شرط کے مطابق بدل پانے کی نگہ کا کیا بن رہا ہے کہ وہاں یا یہاں کسی قید ایچ کریم نے گا اور یہ کفر فرمایا
 ہے۔ انشا اللہ نبی الفیوضی الخ کو کس بدل پانے کا کفر، و فرقت ہے اور وہ اس طرح ہے کہ جو ہم دوسری کو نہ کر رہے، اور جو کچھ
 لوگ کرتے ہیں۔ ایک یہ اصول نہ اہم و خیر میں لگتے ہیں اور جو کچھ کرنے کے بعد وہ نہیں لگ دیتا ہے برا اور خیر میں لگنے والی
 چھوڑ کر جاتے ہیں اس کو بھی ہم سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے دفتر میں ہر بات لکھی ہوئی ہے، جس کے مطابق دینی جہاد ہو سکے۔

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۖ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۖ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ
الْبَنِينَ فَكَذَّبُوهُمْ فَخَرَّزْنَا بِتَالُوتِ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۖ قَالُوا مَا أَنتُمْ
إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۖ وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا كَذِبُونَ ۖ قَالُوا
رَبَّنَا يُعَلِّمُ لِكُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۖ وَمَا عَلَيْنَا الْبُلْغُ الْمُبِينُ ۖ قَالُوا إِنَّا
نُطَبِّرُنَا بِالْمَنِّ ۚ لَبِثَ لَكُمْ فِيهَا نَحْنٌ مَنَّوْنَا بِالْمُزْمَلِينَ لِيُذْخِرُوا كُلَّهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَاهُمْ
عَنِ ذِكْرِهِمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۖ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا
الْمَدْيَنَةِ رَجُلٌ يُعَبِّدُ قَالَ يُقَوْمُوا ثَابِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۖ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلْكُمْ أَجْرًا
وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ۖ وَمَالِي لَّا أَعْبُدُ إِلَّا ذِي فَرْطَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ فَاتَّخِذْ
مِنْ ذُنُوبِهِ الرِّهَاءَ ۚ إِنْ يُرِيدِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِي عَنْكَ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا
يُنْفَعُونَ ۖ إِنْ إِذَا لَفِيَ ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۖ إِنْ آمَنْتَ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوا ۖ قِيلَ
ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ لِيَبَيِّنْ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۖ وَمَا غَفَرُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ
الْمُكْرِمِينَ ۖ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ ۚ وَمَا كُنَّا
مُتَنَبِِّينَ ۖ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۖ يُحْزَرُ عَلَى

الْعِبَادَ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَفْزُونَ ﴿٥٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٥١﴾ وَإِنْ كُلُّ لُجَا جَمِعَ لَدُنَّا مُحْضَرُونَ ﴿٥٢﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا حَبًا فَيُنْفِئُ يَأْكُلُونَ ﴿٥٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَجِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجْرْنَا فِيهَا مِنْ الْعُيُونِ ﴿٥٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٥٥﴾ سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ الْأَرْضُ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٥٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٥٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٦٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ﴿٦١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِنْ نَشَاءُ نُغَيِّرْهُمْ فَلَا ضَرِيرَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٦٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٦٤﴾

اور ان سے بھی راہوں کا حال مشر کے طور پر جان کر اور دیکھ کر ان کے پاس رسول آئے۔ یہ کہاں کے پاس ہم نے دو کو بھیجا تو ان کہ انہوں نے جتنا یہ ہمارے لئے خیر سے ہند کر دیا جس رسول نے کہا کہ ہم قبیلہ کی طرف پیچھے گھومیں، کہنے لگے ہم تم کو تیار کر رہے ہیں۔ اچھے آدمی اور انہوں نے تو کچھ بھی نہیں بدول کیا ہے۔ تم تو برا بھلا کہتے ہو۔ رسولوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ تم کہاں کی طرف پیچھے گئے آئے ہیں اور ہم یہ کہہ کر جس طرح صاف تم پر عذاب جاری ہے اور اس سے کہنے کے ہم نے تم کو آگ میں پالا۔ اگر تم (مظالم سے) باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو کشتہ کر دیں گے اور اس کی طرف سے تم پر جو بدی وارد ہوگی۔ انہوں نے کہا تمہاری قسمت تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس سے قسمت اتنی کہ تم کو بھگایا جاتا ہے۔ کچھ کچھ بدی تو ہم پر ہو رہی ہوگی۔ اور ہمارے لئے کھاروت الیہ آدمی روزگار ہوا (اگر) کہنے لگے تم ہمارے اس کے کہے پر طرآن کا کیا تو جو تم سے کہہ گئے انہوں نے مانگے اور خود وہ اپنے اپنے پاس ہیں اور مجھے کیا ہوا جو اس کی بدی نہ کروں کہ اس نے مجھ کو عذاب کیا کہ اس کے پاس عذاب کرنے کا ہوا ہے (مرنے کے بعد) کیا میں اس کے سر اور سرور کو کھینچ کر لوں اور وہیں مجھ کو بکھیر دیا جائے تو ان کی سزا میں ہر سے کہہ کر اس کا نام نہ آئے اور وہ دھکے کھانے لگیں تب تو میں میری گمراہی میں جا چوں۔ میں آؤ تیرے۔ یہ سب پر ایمان نہ لایا جو ہم سے لائے (انہوں نے ان کو کھینچ کر ڈالا اس کو) اگر ہم جو کہ بہشت میں ہمارا میں اور اس سے کہا اس کا سر میری قوم کی جان لے کر میرے لئے مجھے خوش دین (پس انہوں کے سب) اور کھانے داروں میں سے کرو یا ہمارے لئے کہ ہم نے اس کو خود پناہ خانے کوئی نہیں بھیجا اور ان ہم پیچھے والے تھے اور

[illegible]

ترکیب : واهمة مبتدأ وهو المحرر وفلاذخ مبتدأ وحیدین هذا المحرر والواحد تفسیر للواحدة وقيل فلاذخ مبتدأ وايه خبر مقدم واحینا تفسیر وايه اعم منه فلاذخ عن العيون علی قول النحویین من تراکبوا ما علمت ما یحتمل الذکر والکثرة مرسومة علی الوجهین من فی موضع جرحها علی شرا واما وايه وعقد بالرفع مبتدأ تقدمه المحرر والاصب علی فعل مضمر ای قدما المحرر العوجون فاعلان کانون اصل وقيل تراکب تریب یوت بالفتح واصل یختصمون نقلت مرکز الی ما لی الخ وادخلت فی المصاد.

تفسیر: اَلَا بِاٰیَةِ الْكُفْرِ الْفَزَعْنِ اَمْ اَنْصَرَفْتُمْ كُنُوزَكُمْ كَمَا حَالَ بَيَانُ فَرَمَ کہ بے حد سے انکار سے برباد ہوئے تھے۔ توحید کے دلائل بیان فرماتا ہے۔ اِن میں سے پہلی دلیل تنگدہ زمین ہے۔ اس کا حال بیان فرماتا ہے کہ تنگدہ زمین کو خدا ترو تار کاڑھتا ہے۔ وہاں میں کھیتیاں اور باغات اور چھتے پیدا کرتے ہیں۔ تمہارے لیے اور چھتے میں تمہاری برائی آتی تھیں نہ تمہارے معبودوں کی بھاری تم شکر نہیں کرتے۔ خاص اللہ کی عبادت نہیں کرتے، اللہ کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ سوا حال نکھو دو کہ ہے اُس نے زمین کے نباتات ہر قسم کے پیدا کئے اور تمہارے جوڑے بنائے۔ مرد و عورت اور بہت سی چیزوں کے جوڑے کہ جن کو ہم نہیں جانتے تھے۔ یعنی خدا کے سوا جو کچھ ہے اس کا مکمل اور جزا ہے اور اس کا کوئی مثل اور جزا نہیں۔ جس پر شکر کے مالک وہی ہے۔

[illegible]

خدا کے رسول کی خدمت میں ایسا نہ تھا کہ وہ اس کا جواب دے کہ میں اس کا جواب دے کر نہ تھے۔

تفسیر : اور احادیث میں بھی ایسی مضمون منقول ہے۔ بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب آسمانوں پر کوئی حکم ہوتا ہے تو خوف کے بارے میں ایک خواجہ جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں، پھر آپ کے ہاتھ سے لے کر نیچے کے طبقے والے لے لے کر تک پہنچا دیتے ہیں، وہ بات پہنچتی ہے، نیچے کے طبقہ والوں سے دریافت کیا کہ کوئی بات اڑنے جاتے ہیں کہ ان میں کیا جاؤ کر رہیں، مضمون والوں کو پہنچاتے ہیں اور ایک میں موجود نبی یا نبی ماکر مشہور کرتے ہیں، پھر نبی یا ماکر سنہار ان کے پیچھے دوڑتا ہے کہ وہ جارہا ہے اور نبی اور ماکر دونوں کو پہنچتا ہے اور اس کے قریب قریب ان عباسی علماء سے مسلم نے روایت کیا ہے اور مجدد مفسرین اس پر متفق ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے۔

اوپر رات کو جو کچھ چلتا ہو گا نظر آتا ہے، زمین کو عرف میں جو چیزیں کے ستارہ کہتے ہیں کہ وہ ثابت ہیں یا نہ ثابت ہیں اور وہی دیر کے بعد صبح جاویدہ جیسا کہ کرنا دیکھیں، اسے اخذ جواز پر کو صبح کر کے ہیں اور کرنا دیکھیں منجھنے کے بعد ان میں آسمان میں لگ جاتی ہے، پھر وہ دو مشعل رات کو مختلف صورتوں میں روشن ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے، ابھی زہد ارستار مضمون ہوتا ہے اور جس نہ روداد ہوتا ہے تو اس کو قیام ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ ایک خدا تعالیٰ بندوں کو اپنے جانب حکومت میں فخر میں دکھاتا ہے کہ یہ جواز پر رات کو تھیں ستارے معلوم ہوتے ہیں، ان سے آسمان کی زینت ہوتی ہے۔ اندھیرے میں نورانی قد میں مختلف صورتوں میں لگی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ تو ثابت ہیں اور بعض جرم کو تارے مضمون ہوتے ہیں۔ (اس کو ہم شباب طالب کہتے ہیں، نبی اور خدا زمین اور زمین کو ہم دیکھتے ہو کہ آسمان سے نونابہ یا کوئی بھیجے کہ دوسری طرف مارتا ہے، ان سے ملائے مساوات کام لے رہے ہیں کہ زمین اور آسمانی عالم بالائی یا ٹکر اور وہاں کے دروازہ و چار دیوڑی والے احادیث کی خبر میں سننے سے ہیں، ان کو ان سے دوتے ہیں اور کوشیا میں اور ان میں بھی زہری ہیں، ان کا قاب ہادہ و تفل ہے، عمرائے کے درجے تفاوت ہیں۔ قوی صیف میں اثر کرتی ہے، اس لیے ان کو بطور نبی ہے۔ جیسا کہ سنن کا طالب ہادہ خاک ہے مگر حجر کے بارے سے جو وہی خاک ہے مگر جاتا ہے، اس قدر پر تمام شہادت زور ہو گئے۔ عمل عقل میں موافقت ہوئی۔

إِنَّا عِبَادُ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أَوَلَيْكَ لَهْمُ رِزْقٍ مَّعْلُومٍ ۝ فَوَاكِهِ ۝ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝
فِي جَنَّاتِ التَّعْظِيمِ ۝ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۝
بِضَآءٍ كَذَٰلِكَ لِلْشَّرِيبِ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ
فُصُحٌ الطَّرْفِ عَيْنٍ ۝ كَأَنَّهُمْ يَبِضُّونَ مَكْنُونٌ ۝ فَاقْبَلْ بَعْضَهُمْ عَلَى
بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَإِنَّكَ
لَكِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۝ أَكَلَدُنِيئُونَ ۝
قَالَ هَلْ أُنْتُمْ مُّظْلَمُونَ ۝ فَأَظْلَمَ فَرَأَاهُ فِي سَوَاءٍ الْحَيْمِ ۝ قَالَ تَاللَّهِ

تَاكُونُ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ فَرَأَىٰ عَلَيْهِمْ صَرْجًا يَلْبِيقُ ۝ فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ
يَزِيدُونَ ۝ قَالَ اتَّعْبِدُونَ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ قَالُوا
ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْفَوْهُ فِي الْجَحِيمِ ۝ فَرَادَوْا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْعَلِينَ ۝
وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَيْ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝
فَبَشِّرْهُ بِأَلِيمٍ ۝

[illegible][illegible]

۱- وکے مصدوبہ پر وہاں کے ائمہ کی ہر ذمہ داری ہے۔ ان کے ائمہ کی طرف سے یہاں کے غریبوں کو ہر قسم کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ ان کے ائمہ کی طرف سے یہاں کے غریبوں کو ہر قسم کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ ان کے ائمہ کی طرف سے یہاں کے غریبوں کو ہر قسم کی فراہمی کی ضرورت ہے۔

اور ان عباس و ابن عمر و مسودہ ابن الحسب و حسن بصری و شعب و کا جہانجی و جریر و عطاء بن ابی ریحان و عطاء بن یسار کے ذریعہ ان تمام بزرگ علماء نے فریقین کے ملاک کو نقل کیا ہے و ابن جریر بصری نے پہلے قول کو نقل کیا ہے کہ ابی ریحان نے ابی یسار سے قول کی بڑی تائید کی ہے۔

فریقین نے دلائل میں قرآن مجید کے قرآنی احادیث و اقوال سلفہ کو پیش کیا ہے۔ قرآن مجید کی آیات ادا رہی یہ دوائے ہے کہ قرآن سے دوسرے قول کی تائید ملتی ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم بیان کریں گے مگر واقعہ اُن کی بات ادا رہا یہ نقص ہے کہ جنس خلد ہم نے فریقین کی احادیث پیش کیا اور پھر خدائی آیات ثابت ہوئی کہ کسی شخص سے نہ اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ اس شخص کا مسلمان بن گیا ہو یا مسلمان نہ ہو۔

تو یہی آیات دہشتہ کر رہی ہیں۔ کہ اے کونہاں یہ ہے۔ فَوَيْلٌ لِّمَنِ الْقَضَاءُ مِنَ الصَّالِحِينَ کہ الٹی مجھے نیک دکاندار جس کے بعد فرمایا
مَشْرُوعًا لِّتُطْلَقَ عَلٰیہُ حِلَّتُہُ کہ ہم نے اس کو طہار کے کاڑھ دیا، پھر اس کی طہار کے لایہ کر دے کہ فَلَطَمَ بِلُفٍّ مَعَهُ الْعَصَا اُسے دھو بیٹا دوا
تو براہِ راست چلے آئے اُس سے خراب بیان کیا کہ میں نے تم کو خواب میں ڈرا دیا ہے۔ یہ لکھا ہے۔ اِسْیَ غَلَامٌ طَیِّبٌ وَہے اور اُس کے بعد
فرمایا۔ وَبَشِّرْهُ بِالْغُلَامِ نَبِیِّہِ مِنَ الصَّالِحِیْنَ کہ ہم نے اس کو اچل دینے کے چھوٹے کاڑھ دیا اور اس کا کوئی سانچہ کے وصف سے باز
کیا۔ اِسْمًا اَوْ کَرَامِی کو طہار کے وصف سے۔ یہ لکھا تھا۔ یہ صاف قرینہ ہے کہ وہ غلام چھوٹو کی طور کا تھا۔ اس کا نام اور نہ بھرا کر جس کے عام
کہا کہ ضرورت تھی۔ اور یہ سب کے نزدیک مسلم ہے کہ اس کا نام طہار ہے۔ پہلے بچہ اس کا نام طہار کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کوئی لڑکا نہ تھا۔ یہی
ہے جسے اور حضرت اسحاق علیہ السلام نے چھوٹا دیا۔ اِسْمًا اَوْ کَرَامِی اس کی طرف سے ہے۔

فریق کافی کی طرف سے اس پر ایک برا قوی شبہ ہوتا ہے اور یہ کہ توریت سطریدہ انہی کے ۶۶ بابہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جتنا
فہم بلکہ حقانیت کے ذریعہ کاظم اور محوریہ پہنچاؤ پر قرآن مجید میں ان کا کرنے کا ایک جس جلاتے لے گئے تھے وہاں کا جواب بہت
آسان ہے۔ وہ کہہ رہا ہوں کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے پاس جو بائبل ایک کتاب توریت کے نام سے موجود ہے۔
یہ وہی ہے جتنا کہ توریت نہیں بلکہ ایک مجسمہ ہے۔ اسی کے مضامین و موضوعات قصص و حکایات و دستورات کا مجموعہ بھی عربیہ سے نکالی نہیں ہے۔
اس کے اہل کتاب کے تفسیر میں ہر ایک کتاب پر خصوصاً ان مواقع میں جہاں نبی امرا انکے کے مقابلہ میں اس میں جتنی بھی توفیق

میں نمبر کر کے ان کو لکھوا دیا ہوں اور یادگاروں کی عادت ہے کہ جو بے موقع اور گھٹ خانانوں سے اور انھوں نے لیے آتا ہے تو مستحق فی سزا دیتے ہیں۔ (کوئی شخص اس صاحب کی کسی غلام کو کچھ لے لکھتے بغیر کہہ دے کہ اس پر دواؤں نے اپنے آپ سے معافی مانگی اور معافی کی طرف رجوع ہوئے۔ معافی اس پر مانگی کہ دل میں ہے تاہم دوائے اور بے کاد نہ بات چیت کرنے پر کچھ خوش آیا ہو گا جو مختلف بشریت و حکومت ہے۔ فَضْلُكَ كَذَلِكَ اَللّٰهُ اَمُّ دَاوُدَ كَيْ يَبْتَغِيَ عَافِيَةً كَرِيْمًا۔ وَابْنُ اَبِي عَصَاهُ تَزَلُّوْا وَطَسَنُ نَسَابٍ اور ان کے لیے چار سے نزدیک مرتبہ اور محمد لکھا کہ ہے کہ راسی بات پر بھی بخیر میں گرے اور اسی کو بڑا گناہ سمجھ کر خدا سے معافی مانگی اور دے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو بھی یاد رکھو کرتے ہیں۔ اس امتحان میں چار لکھے کے سبب اور مطلقاً نہ جیت کر دیا کہ میں عافیت اور انصاف کی گری پر بیٹھے سکے کاٹیں ہوں اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اس مجدد کے لیے ممتاز فرمایا اور کہہ دیا اَلَا تَدُوْا اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِیْ اَرْضِکُمْ کہ ہم نے تم کو زمین پر اپنی طرف سے طبعاً مامور کیا ہے۔ فَجَعَلْنَا مِنْکُمْ اُمَّةً مِّنْ اُمَّةٍ لِّتَعْلَمُوْا کہ آپ لوگوں کے انصاف سے لڑنے لیا کیجئے۔ وَلَا تَتَّبِعُوا اَهْوَاۤیَ النَّاسِ وَاَلْعِیْ خُورَانِیْ پر نہ بیٹے جو لازم سلطنت ہے۔ کیونکہ جو بی بی مرضی پر بیٹے ہیں۔ قانون الہی کا اتباع نہیں کرتے۔ مانع کو قیامت کے دن سخت عذاب ہو گا۔ یہ ہے وہ۔ واللہ اعلم قرآن مجید کے الفاظ اسی پر چسپاں ہیں اور اسی کے تمام اہل حق قائل ہیں۔ امام ربانی اور بھلائی صاحبیہ شرح واقفہ وغیرہ مجبور ملزمین اس میں انصاف نہ لکھ کر دکھایا جاتا ہے کہ آپ ان بدلوں سرکشوں کی کید بانی اور بے ہودہ گوئی کا خیال نہ کریں جو آپ کو سارے کذاب وغیرہ کہتے ہیں۔ راؤ کو دیکھو کہ باوجود سلطنت و شوکت کے ان سے جاہلوں نے کیا معاملہ کیا۔ جس پر انہوں نے سہم کیا مگر دوسری کتاب معمول کے گیارہویں باب میں یوں لکھا ہے کہ ایک روز داؤد و رشا کی کس کی سمجھت پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک نہایت خوبصورت عورت کو نہانے دیکھا۔ اس کا نام بخت صالحی غلام کی بیوی اور جی کو یاد رکھو۔ جو جی، اس کو بلوایا اور اس سے سمجھت کی جس سے وہ حاملہ ہوئی اور گھر بیٹھے گئے وہ اس عرصہ میں اس کا خداوند بھی جبک سے بدقسم میں آیا اور داؤد نے اس سے ہاتھ اس کے اصرار پر اب کے لیے کچھ دے کر ہر فکر میں بیچ دیا۔ اس میں یوں لکھا کہ راؤ یا کو جب میں اپنے موقع پر نہ گئے کہ ان کا طالب سے بچ کر نہ آئے۔ چنانچہ جواب نے یہی دیا کیا اور یا قائل ہو گیا۔ اس کی غیر راؤ کو ملی چند روز صحت کے نذر جانے کے بعد داؤد نے اس عورت کو نہانے گھر میں ڈال لیا۔ پھر اس کتاب کے بارہویں باب میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قاتل بنی کوذ کو اسے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر داؤد سے پوچھا کہ ایک شہر میں دو شخص تھے ایک بلا لکھا ہے یہ شمار بھیج کر دے اور دوسرا نکال کہ جس کے پاس جڑا ایک جھیر کے اور ہجوم تھا جو اس نے پانی اور اس کی گود میں سولی تھی اس بلا لکھا ہے اپنے جہان کے لیے اس کی بھیج کر دے کر زرا کہ اس بلا لکھا ہے کہ اس نے کچھ لکھا۔ انھوں صاحب انھیں ہے جب تاتن نے کہا وہ شخص قوی تو ہے۔ مگر افرام ہے۔ میں نے کچھ کو سب کچھ بلا لکھا ہے دیکھا کہ تو نے اور پوچھ کر قتل کر دیا اور اس کی جوداؤں کے لیا خدا فرماتا ہے تیرے گھر سے جو کوئی نہ اٹھے اور تیری جوداؤں کو تیرے سامنے کھیلے پاتاں میں بتا رہی ہوں اسرا نکال کے سامنے جیسے مجھ سے چاہوں سے غراب کراؤں گا۔ اس کے بعد داؤد اپنے گمراہ کے قمر ہوئے تاتن نے کہا تیرا کچھ خداوند نے بخش دیا۔ مگر بلا لکھا ہے اسے پیدا اور قاتل کر گیا اور اس کے بعد اس سے سببان پیا۔ سہرا لکھا۔

بعض بے ہودہ کو قصہ قانونی اس لیے لکھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اس واقعہ کی تفسیر میں چسپاں کر دیا کہ جو آیات ذکر و ذکر میں قاتل قرار دے اسلام ان کے تحت مقرر تھا اور ہیں۔ چنانچہ محمد بن المسیب احداث اور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص داؤد علیہ السلام کی نسبت اس قصہ کو نقل کرے گا۔ میں اس کو ایک سو ساٹھ کڑے ماروں گا جو انبیاء پر بیتان نہ بیٹھنے کی سزا ہے۔ (ابن کثیر) کاظمی حاضر فرماتے ہیں کہ اس قصہ کا ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ نہ قرآن مجید میں اس کی تصریح ہے۔ نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مؤرخین کی باتیں ہیں جن کو بعض مفسرین نے تفسیر میں لکھ دیا۔ انھی

لَهُ عِنْدَنَا لُزْلِفٌ وَحُسْنٌ مَا ئَتِي ۝

ہے ان کے لیے دراب ^{۱۹۹۸} کے نوادہ ہے مگر یہ بات بھی اور البتہ سلیمان کے لیے ہمارے ہی رتبہ اور مقام ہے۔

سے محبت تجھ پر آجائے نہ کس لیے انہوں نے ان بے پرواہ باتوں کو مان لیا نہ جن کو عقل و فہم نہ کرتی ہے۔ اچھی

۳. شیطان روزِ اداں و راتوں کی کوئی بھی تفصیل نہیں آتوے، نفلِ مسلمان میں ان کی کس ذات میں تھی اور ان کے تحت ہر جسم داغ

تفسیر کہ مجھے اسکی باتیں بہت ملنا کر میرے بعد تو میرے باتیں ہوں ان سب سے بڑھ کر ہوا، ان کا نام ابھی کہ سلطان بنو کے بعد
بھڑکائی کی سرکار میں سے اسے بادشاہ ہوا ایک سبب یہ سلطان کو پا کر اسے دے ہے۔ یہ بعد کے مور پر نہیں کہ مجھے اسباب اور کون دے ہو
تب مجھے کہ اس قسم کی سلطنت کا میرے بعد کوئی شخص نہ ہو گا یہ معنی کہ میرے بعد اور کوئی اس پر دست اٹھائے نہ کرے اسکی بھڑکائی
معاوضی سے ملے ہو (الاسلام) کہ ہر داری اس واقعہ کے خالق ہیں تفسیر کہ یہ ہیں کہ میریں وہاں سلطنت بادشاہ کے تھے، ان کے پر کوئی نہیں لکھا
بے جان کے مغایرہ ہا اور سب ضعیف کہتے ہیں۔ لحم و عظم جسم یا بدن یہ ان کی کہ ان کے حق ادا کرتے رہے ان کے بے ہوشی میں۔ نہ
انک اسی نوع الی حال لکھ کر بھڑکنا سوہرست ملے۔ تفسیر سوہرست ہو کر کہنے کے کہ ان کے معنی کے یہ ہیں کہ ان کے یہاں اس
یہ معجزات کی ہا کی اور ہر سلطنت اسی کی ہا ہا کہ ملکاً لا یفتقر لا خیر من بعدہی اسی معنی کہ ان کے بعد سے کسی
غیوری کہ وہ سلطنت جو ابھرتے ہوئے کسی غیر کی طرف منتقل ہو نہ جاسکے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ الہام کے طور پر آپ کو وہ خود بخود ان کے بعد نیو سے پیش آئے تھے۔ چلائے گئے یہ میرا کہ یہ ہوا اسکا
ان کے بعد ملک کے اکثر حصہ پر کا پیش ہوا اس لیے آپ نے وہ کی کہ اسکی اور فرما کر اسکی سلطنت بڑا کر دیا وہ ملک دھار کر
فرما کہ اب منقرض ہو گیا اور یہ کہ ہم نے اس سلطنت اس کو اسکی سلطنت خط کی جو پھر اس کے بعد اور کون ہی ہو لکھی اس کے خاتمہ کر دیا تھا
اور شاید میں اس کے قسم کے ستر تھے کہ یہاں میں سے اس تفسیر میں صہرہ تھے اور جو خود کا کوئی نہا کر تھے اور باقی تھے چڑے
ہوئے تھے۔ اصطلاح میں صہرہ معنی ہذا غلطو یا سلطان طاقت نہر یا تھا یہ وہی ہے حساب موت سے یہ خود آپ کی کوئی بات نہر یا
طرح سے آپ کو کھنڈ کیا گیا اور اس پر موقوف تھیں آخرت میں بھی سیریاں جتانے کے لیے اسے وہاں بلند مرتبہ اور اونچا تھا ہے اسکی جنت
بہشتی وہاں تھی۔

جو وہ ایک اور طرح کی مرقعہ ذات کے لئے کئی میں دو ہوا کے شجر ہونے کے یہ بتاتے تھے ہیں کہ سلطان بنو کے لئے یہاں قلم کے کونڈ پر جو
اور اسکی سر زمین ہے وہاں وہاں کی اور ہوا کی اور تھام نے اس کی طرح اپنے آپ کو ملان جو خود کے ہاں سے آگاہ تھے ان کے ہاں وہ جواب
وہاں پر جو کہ سونا داتے تھے۔ یہاں ہوا سے چلا کرتے تھے وہاں سفیدان چلا کے ادا سے تھے وہاں جہازوں کو لے کر آتی جاتی تھی اور
شیا میں۔ میں وہ غیر قوموں کے لوگ جو غیر اور کوسوں میں گئے ہوئے تھے وہ سرکش تھے میں پر۔ تھے۔ ستودہ کہ سلطان کی مدد سے
مرگئی تھی جسے ان کو شیا میں دانی سے تھیرا کیا گیا۔ وہ یہ نصف ظاہر ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدًا اٰیُّوْبَ ۝۱۰۰ مَرَّادًا نَادٰی رَبَّہٗ اِنِّیْ مَسْرٰی الشَّیْطٰنُ یُضْیِبُ وَعَذَابُكَ اَزْکٰضٌ ۝۱۰۱
یَرْجُوْکَ ۝۱۰۲ هٰذَا مُغْتَسِلٌ یَّارِدٌ ۝۱۰۳ وَشَرَابٌ ۝۱۰۴ وَهٰنَالٰہٗ اٰہْلَہٗ وَمِثْلُہُمْ مَّعَہُمْ ۝۱۰۵
رَحْمَۃً مِّمَّا وَذِکْرٌ لِّیْ اِلٰہِ الْاَبَابِ ۝۱۰۶ وَحٰذِیْ بِیْدِیْ جِغْتًا ۝۱۰۷ فَاضْرِبْ بِہٖ وَلَا
تَحْکُمْ ۝۱۰۸ اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا ۝۱۰۹ وَنِعْمَ الْعَبْدُ ۝۱۱۰ اِنَّہٗ اَوَّابٌ ۝۱۱۱

اور ہمارے یہ ہے اب وہاں کہ اس میں سے ہے اب آپ کہ اس میں ہوا کی اور تھام نے اس کی طرح اپنے آپ کو ملان جو خود کے ہاں سے آگاہ تھے ان کے ہاں وہ جواب
وہاں پر جو کہ سونا داتے تھے۔ یہاں ہوا سے چلا کرتے تھے وہاں سفیدان چلا کے ادا سے تھے وہاں جہازوں کو لے کر آتی جاتی تھی اور
شیا میں۔ میں وہ غیر قوموں کے لوگ جو غیر اور کوسوں میں گئے ہوئے تھے وہ سرکش تھے میں پر۔ تھے۔ ستودہ کہ سلطان کی مدد سے
مرگئی تھی جسے ان کو شیا میں دانی سے تھیرا کیا گیا۔ وہ یہ نصف ظاہر ہے۔

نہیں کہہ سکتے۔ صرف اس وقت وہ سچ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے لیے سچے ہیں۔

أَمَّنْهُ هُوَ قَائِمٌ أَمَّا الْبُلْبُلُ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَخُذُ الْأَجْرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ. قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ قُلْ لِعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّادِقَاتِ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

۴۰۔ اگرچہ اس نے اقلیت میں رہا ہے، مگر یہ ایک مختلف جگہ ہے، اور یہ ایک مختلف زمانہ ہے۔ اگرچہ اس نے ایک مختلف زمانہ میں رہا ہے، مگر یہ ایک مختلف جگہ ہے۔

اور اس کے بعد دیکھیں ان کمال مستحق۔

تفسیر : اس سورہ کا ۴۴ سورہ کا فور سورہ مومن بھی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کی قول عطا جابر و عمر سکا ہے۔ مومن کہتے ہیں، مگر یہ قول اوستہ پختہ دہک کس لیے کہ نماز میں فرض ہوئی ہے۔ قرآن کہتے ہیں۔ یہ دو آیتیں ان قذین یُحِبُّونَ اَعْوَابَ الْاٰیَاتِ اَللّٰہِ نَحْنُ دَعٰیہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں اس سے کہتے ہیں۔ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور سورہ میں جذب اللہ کہتے ہیں کہ سب حوائج ہم میں نازل ہوئیں اور یہی بات ٹھیک ہے۔ بیوقوفی نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سات ہیں اور جہنم کے سات اور اس سے ہیں تو ہر روز سورہ مومن پڑھو۔ کہہ ٹی ہفتہ میں نے لکھا کہ بڑا عاقل و بڑا ایمان لایا اس کو اس دروازے سے داخل کریں۔

اس سورہ کا مناجات اللہ ہو ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کے چند اوصاف بیان فرمائے تاکہ آخر میں کو واضح ہو جائے کہ یہ بڑا درست علم دے گا ایمان کا ہم ہے کہ جس میں بندوں کی تمام مصیبتیں رکھی گئی ہیں بلکہ صرف علم والا بلکہ بہت بھی ہے جو اسے تو اس کو کھرا بھی دے سکتا ہے اور عمل کرنے پر انعام و اکرام بھی ہے یہ سہ کر سکتا ہے۔ مومن بھی صاف کر دیتا ہے۔ پھر اس کے پاس پھر کر بھی جاتا ہے۔ پھر اگر بھی اس سے نام پڑتا ہے۔ مومن ان صفات کے لحاظ سے فاضل کو اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی غصہ والی نہیں رہتا اور عقائد ہیں۔ (۱) عزیز و درست۔ (۲) علیہ تمام علوم و رحمتیں اس کے آگے حاضر ہیں۔ (۳) غفور الغضب گناہ کی معاف کر دیتا ہے۔ اعانت کرنے والوں کے اہل سند کے نزدیک ہے تو یہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ (۴) توبیل الغوب توبہ کرنے والوں کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔ (۵) غفور الغلب مگر مکر میں کو سخت سزا بھی دے دیا کرتا ہے۔ مومن میں کی گزشتہ توبہ والا ہے۔ (۶) اهل الطول ہی جیسا کہ ہے اس کے ہاں کسی چیز کی نیکی۔ (۷) اهل الذی کہ وہ دیکھتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں جیسا کہ کسی بات سے روک سکے۔ (۸) اهل منصفہ اس کے پاس پھر بھی جاتا ہے۔ مگر بھی اس کی طرف جانے باقی رہتی ہے۔ ایسی کتاب اور ایسے نازل کرنے والے کا جو ان کا دیکھ کر کہ ہیں اور وہ کافر ہیں۔ ان میں وہ جو پھر نے اور کہتے تمام بند تہمت کے لیے شہروں میں پھرتے ہیں اس سے اسے کہ (۹) آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ سورہ کا سورہ سے نکلی گئی۔ ان سے پہلے نے کی تو م اور مکر انعام نے اپنے انعام سے کیا کیا تھا اور یہ دہرے دیکھ حال ان کا ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَّحِبُّوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَكَيْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاسْتَعُوْا بِسَبِيْلِكَ وَفَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝
رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِيْ وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَفَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ يُّوقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْنٰهُ وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

بَیِّن

اور اس کے بعد دیکھیں ان کمال مستحق۔

اولی التوحید غیر ان وکھنڈا لعلول ہر جہاں وکائنات

یہ کھدوف کی صفت ہے اسی نام لفظ لفظ لفظ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ لوگوں کی نظروں میں جہی سے مگر یقیناً اُنے والی چیز ہے اور اُنے والی چیز بہت قریب بھی جاتی ہے۔ غلام کے نزدیک وہ سوکوں پر سے کیا ہوا آسمان کے سامنے کھینچے ہیں۔ جہی کہتے ہیں اس سے مراد موت کا دن ہے جو بہت ہی قریب ہے۔ یہ ہر مسلم کا قول ہے۔ پھر اُس دن کی کیفیت بیان فرماتا ہے۔ یہ انھوں نے لکھی انھیں انھیں کہ وہ بڑی مصیبت اور رنج و کد کا دن ہے کہ جس گھٹ کر گھول تک آجائیں گے۔ یہ کیا ہے۔ یہ شہادتِ خوف سے سبھاں ہمارے گور و میں کہتے ہیں۔ ہم میں ہر ایک کیا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ شہادتِ غم، اہل کے وقت پیچھے اہل کر اور کواختر تارے اور اسی میں دل بھی۔ یہ ایک کامیابی ہے اس پر اعتراض کرنا جہت ہے۔

کاظم اُس ساکت اور چپ کے لئے والے کہتے ہیں جو دل میں تو جوش و خروش ہر اہل گمراہ سے کہہ دے۔ ما لفظ انھیں میں جہی ولا یخبر قطعا۔ اس دن روزِ عالم اس کا کوئی حافی اور کار کا اور نہ کوئی سلامتی کہ جس کی بات ضرور مل جائے۔ جہی کہ شہادتِ اپنے معبودوں کی طرف لگان کرتے ہیں۔ معقول کہتے ہیں ہر کسب و کرم ہے اور سلام کا کوئی شہادت نہیں۔ جس حالت ہو کہ اہل کبار کے ہے شفاعت نہ ہوگی بلکہ انھیں ہزاروں کے لیے بھی کیا تک یہ کلمہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کلمہ سے مراد کلمہ شہادت ہے اور کلمہ شہادت میں کوئی نہیں کیا کیا جہاں کو مہیاں و امانت کرتا ہے۔ البتہ ان کے لیے کوئی سلامتی نہ ہوگا نہ سلامتی نہ ہوگا۔ یہ دیکھنا کہ ایک اور بخت۔ اس بات بیان فرماتا ہے کہ جس حاکم کے لئے اس روز ہونا ہوگا وہاں ہے کہ آگ کی چوری (پہلے) نہ پھرنی کرنا جس کا دیکھنا جائز نہیں اس کا چوری سے جانک و کھیل سے دیکھنا اور دل کے خطرات اور اداوت بھی جانتا ہے۔ کوئی مل اس سے جہی نہیں ہوا۔ دفعہ معاف کا بدلہ کا اور دوسری بات یہ ہے واللہ یفصیح مالتحق کہ اس روز اللہ ہی فیصلہ و الحاصل کرے گا۔ اور کوئی اور انصاف بھی کسی طرف سے ہے اس لئے کہ کسی سے رحمت کے لئے نہ کسی سے ہے۔ کاہل کرے گا۔ شریف کی شرافت نہ ذیل کی ذلت کو دیکھا جائے گا۔ اس پر غریب و شہداء ہر جہوں کے اور تیسری بات یہ ہوگی کہ واللہ یفصیح مالتحق من فوقہ لایفصیحون بشری وکائنات کے سامنے اس دن کی امید پر ہمارے ہیں۔ کچھ بھی فیصلہ کرنے کے لئے ان دنوں کے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ان دنوں انھیں فیصلہ اللہ برات ستارہ کا ہو دیکھتا ہے۔ کوئی بات اس سے کلی نہیں۔ بلکہ ان کے معبودوں کے۔

اَوَلَمْ يَنْزِلُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ
كَانُوا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَاَنْظَارًا فِي الْاَرْضِ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاَقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَاْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَنَكَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ اِنَّهُ قَرِيْءٌ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا صُوفِيَّ رَايْتِنَا وَ
سُلَظِمٰنَ مِثْرٰنَ ۝ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَكَارُوْنَ فَقَالُوْا سِحْرٌ كَذٰبٌ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمْ
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا اقْتُلُوْا اَبْنَاءَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا

[illegible]

تفسیر : منکرین کو مذہب و قربت سے منقطع کر کے دنیاوی مقصودوں کا خوف دلاتا ہے۔ ان لیے کہ وہ مشکل و غم سے پریشان نہیں رہ سکتے۔ پھر ان کے مذہب میں کہ اور بھی منکر ہے کہ جو حق میں اپنے بہانوں کو دنیاوی اداوں سے ڈھانچا کر اس کا کامل عین بناتا ہے۔ ان سے بیہوشی ہاگت اور ان کے سہارے ہاتھ کا پیرا اور بیرونی کی انگلیوں کے سامنے موجود تھے۔ ان لیے فرماتا ہے۔ اَوْفَ یَسْتَبْشِرُونَ کُنْیَا انْ تَارَ قَرِیْبَیْنِ لَیْسَ فِیْہِمْ اِثْمٌ مِّمَّنْ تَجَارِبُ اَیْہَا جَاہِلٌ کَرْتُمْ جِبْ۔ پھر قریشیوں دیکھا کہ ان سے پہلے منکرین کا کیا انجام ہوا جو ان سے زیادہ طاقتور تھے اور بڑے بڑے نفعان دنیا میں پھونڈے رکھے ہیں۔ ان کے کامات اور کونوں سے ترسواں بنے گئے تھے۔ اب تک منکرین اور ان کے تمام رفقاءات کے ہار گئے ہیں۔ پھر ان کو اس نے ان کے منکرین کے سبب پھر ہار دیا ان کو کوئی نہ چارہ کہ جس کا تو کم مائدہ غرور و قوم لوط۔ اَللّٰہُ یَاکْفِیْہُمْ سِیْءَ مَا یَفْعَلُوْنَ اس پر صرف اس لیے کہ ان کے رسول ان کو پاس لائے ان کی حجرات و آبادات سے ترسے گئے تھے۔ انہوں نے ان کا ہار کیا اور دنیا سے باز رکھا ہے۔ لیکن اللہ نے ان کو ڈھانچا اور وہ بڑا اور بڑا اور نہایت عزا دینے والا ہے۔

حجاب و بیوٹی سے لگاؤ نہ ہونا دہرائے ہیں، دیکھ لے کر ان کا قصور و غلطی، کیا لوہا اس نے جملات ہی سوت ہیں، ان پر سمجھتے آئے گا تصور بھی ان پر شائق رہے۔ ﴿وَقَدْ ارْتَضَىٰ مَرْيَمُ﴾ وہ ایک اہل ایمان تھا، کہ جسے جوہر تھیں شرف، فرما رہے وہ اس سے طاقت ور فروع کی حقیقت بیان کرتے ہیں جو مکی بیڑہ کے مقابلہ سے علیٰ حق کہ ہم نے سنی مذہب کو ان اور ایمان اور ذوقِ ربانی کی طرف نشانہ لگانے کے ارادہ رکھنا ہوئی، جس اور صدمہ انت کی دیکھ رہے کہ کبھی ہوا۔ قرآن پر صوفی جہاد میں تو مکی حرفت جیسے کئے تھے، مگر یہ ان کے سرور سے وہاں سے ان کا بظہر میں سامنے کیا گیا۔ ﴿وَقَدْ ارْتَضَىٰ مَرْيَمُ﴾ وہ ایک اہل ایمان تھا، کہ جسے جوہر تھیں شرف، فرما رہے وہ اس سے طاقت ور فروع کی حقیقت بیان کرتے ہیں جو مکی بیڑہ کے مقابلہ سے علیٰ حق کہ ہم نے سنی مذہب کو ان اور ایمان اور ذوقِ ربانی کی طرف نشانہ لگانے کے ارادہ رکھنا ہوئی، جس اور صدمہ انت کی دیکھ رہے کہ کبھی ہوا۔ قرآن پر صوفی جہاد میں تو مکی حرفت جیسے کئے تھے، مگر یہ ان کے سرور سے وہاں سے ان کا بظہر میں سامنے کیا گیا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۖ وَقَالَ مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي

ہے اور حال یہ ہے کہ وہ تہا سے پاس عزت و شانیاں کے کرای اٹا، صداقت پر آیا ہے، یعنی یہ جرم نہیں کہ جس پر قتل کیا جاوے۔ پس اگر وہ جھوٹا تو اس کا دل اس پر پڑے گا۔ پھر غراب جو جلد سے گا، کسی لیے کہ جو سے کھانا نہیں اور اگر وہ چاہے تو غریب کر دے گا۔ کاش نہیں مگر بعض تو ضرر دہم پر چلی گئی کہ جس کا وہ دم سے وعدہ کرتا ہے، وہ نفس دلی میں موی خفا کہ چاہا نہ تھا، مگر ان کے سمجھانے کے لیے اس طریق پر مصالحت، یہ کلام کرتا تھا کہ جو ان کے دل میں اڑ کرے، وہ ہر ایک کو حاصل سلیم ہو، پھر کہا تو ہم لکھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ جَعَلِ کَانَ تہماری حکومت اور تم کو قلعہ ہے، مگر اس پر سمجھ نہ کرنا، کہ ہنڈی طرف سے ہم پر اس کے مقابلہ سے کوئی بلا آگئی تو کوئی نہیں ہری مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ غرض ان نے کہا جو ہماری رائے ہے تم پر ظاہر کرتا ہوں اور تم کو ابھی اور مردودات اور مردودا شدہ چیزوں میں مردودائے کہا اترے، اُخفا کر آگئی تو سوں نے جیسا کہ قوم نے وعدہ فرمود اور ان کے بعد ہمیں، کے کام کئے تھے، اور یہ دیکھ گئیں۔ یہ یہی حال تہا راہوں معلوم ہوتا ہے، اللہ کی پرتھم نہیں کرتا انسان آپ اپنے پاؤں پر کھڑا رہتا ہے۔

وَيَقُومُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مَذْزِبِينَ مَالَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ : وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَاءَ كُفْرَ يُوسُفَ مِنْ قَبْلُ يَا لَبِئْسَ مَا زِلْتُمْ فِي شَيْكِ مِمَّا جَاءَ كُفْرُ بِهِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَوْلَیْئَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ صَرَفَ شَرْقَ ب ۚ ۝ ۱۰ ۝ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ يَغَيِّرُ سُنَنَ اللَّهِ عَنْهُمْ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْعَمُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٌ ۝

اور اسے تو سامنے نہیں رہے کہ ان سے خوف کھاتا ہے، جس میں کہ تہا میں کر رہا ہے، کہ وہ اللہ سے تم کو کھل چاہے نہ لکھا کہ جس کو کھانا نہ کر رہا ہے۔ پھر اس کو کوئی بھی جانتا کہ وہ نہیں اور ان سے جیسے ہوسٹ ہو تہا ہے، ہائی خدایاں نے تو سنے تھے، پھر جہنم کو دہرا ہے اس نے کرانے تھے تم اس میں (جہنم) کو کھانا کرتے رہے، یہاں تک کہ جب اور کچھ نہ رہے کہ ان کو جس کے جہنم کو رسول کہیں جیسے کہ ان کو یہ ہوا ہے، ہنڈی کو کھانا ہی کر دیا کرتا ہے کہ ان کو کوئی مدد تو آئی ہوئی ہوئی نہیں (ہوئی) اللہ کی آیتوں میں، مگر کیا کہتا ہے جس۔ اللہ اور ایمان والوں کے نزدیک (یہ) جو ان کی ان آیات ہے اور وہ ایک ظہیر کر کے دل چاہی لڑتا ہے، تہا نہ دیکھتا ہے۔

تفسیر : یا اس سوزن کا ایک اور قول ہے، تہا تو ہم نے اُخفا علیکم لکھو، لکھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ جَعَلِ کَانَ تہا راہوں کے تھک پڑے ہیں اور اس کی اصل تہا ہی ہے، باب کا قائل ہے، تہا راہوں کو تہا راہی آواز سے شوق ہے کہ تو نے مجھے تہا راہی نسبت آواز دینے کے دین سے ڈر ہے۔ اس سے مرد و قیامت کا ان ہے کہ کچھ پکار کر کے اور اہل جنت کو ان کے سمجھانے کی طرف سے لے کو کہیں گے یا ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکارے گا، جس طرح کہ معصیت کے وقت پکارا کرتے ہیں اور کہیں گے کہ اس سے غرض تو اس کی دنیا میں معصیت اور بڑبڑ کا دن ہو، جس کے آنے کی خبر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی یا اس کو خود سنتا تھا کہ وہ کچھ کہہ کر معلوم ہو گیا ہو کہ انبیاء علیہم السلام سے مقابلہ کرنے والے ایک دروازائی بلائیں کرتا رہو تھے، جس اور اس معصیت کے وقت اپنے بارہ اللہ کو پکارا کرتے ہیں، ان پر بھی دروازے آئے وہاں سے وہ لوگ ہوا

ہے اس کو شریعت متعدد مقامات پر حکم کرتی ہیں۔ اہل سنت چو گنا اور دین سے سورج کا تعلق خاص ہے۔ جب یہ ثابت کر دیا گیا کہ چاند اور سورج حق کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی وہ مشغلیں روشن ہیں۔ تو یہ قسم دیا کہ سب ہوا کہ لَا تَسْبُحُوا لِلشَّيْءِ وَلَا لِلْفَعْلِ
تم نہ سورج کو مجھد کہو نہ چاند کو پس سب کا کہنا کہ پرست تو میں ان کو نہ دینی دیکھ کر کہ ان کو اپنی تھیں۔ انہیں دوسروں کا فعل عرب لیکر اب کیا ہے جیسے
ہیں۔ ان مخلوق کو یہ مجھد کرتے ہیں ان کے پیدا کرنے والے کو مجھد کر دینی اللہ کا کہ تم کو اللہ کا چہرہ منظور ہے۔ اسی جملہ بن کشتہ کہنا
تَعْبُدُونِی میں اس حرف اعتقاد ہے کہ وہاں کہ اب پرست ان کے عبد و خدا تعالیٰ کی عبادت اور عبد مجھے جیسے عقائد ہوتے ہیں۔ ماقبل و
وہاں میں بھی تو فرق ہے کہ وہاں تصویر پر شیدا ہوتا ہے۔ وہاں قسم پر دیکھ کر اس پر مخلوق ہوتا ہے کہ جس کی یہ تصویر ہے۔

ہر طرف مانتا ہے غنی، لے کر کھڑا، اس پر مگر میں اسے حمد (مؤلفہ) اختیار کرتا ہوں اور خدا کی طرف راغب نہیں، تکبر کے لئے وہ ہیں تو اللہ کو بھی کچھ نہیں کہہ لے کر جو اللہ کے پاس ہیں، میں اس کی بارگاہ عزت میں حاضر ہوں، ناگوار طریقہ رات، اس کو کہہ دو گرجے ہیں اور تھکنے نہیں کہہ لے کر وہ انوار مجرا وہیں، خدا کی حمد و تسبیح و تحمیل اس کی روزی ہے اور مجر و نسب اسماعیلی کے جوان کو اور کسی تہیہ اور تعریف سے مانع نہیں آتا۔

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۚ أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالَّذِ كُرْنَا جَاءَهُمْ ۚ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۚ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۚ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ ۚ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۚ أَعْجَبِي وَيُغَرَّبِي ۚ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَبَيِّنَاتٌ

نفسانہ فرمایا۔ اور منہیات ترک کرنے کے بعد انرا مجھے کام کرنے کیس توں ہوا تو ہم و کرام الہیہی بننا شروع کی ہوئی ہے اور یہی کامیابیت
 کا نام ہے۔ اس لئے ہے جو اسے انکسرت اقامت نے مہر میں تمام و لمہر جو کئی کرائی ہوئی ہوئی۔ یہ کامیابیت ہے یا تھا اور آپ اس صلیت
 الہی نے گدش سے موت کیا اس کو کرب و ہمت کی کہتے تھے اس سے اس امر قری اور اس سے اس ہاں وادیں کا بار ادا تھا نہ تھا نہ اس
 تھیں کی کی اور یہ سب سے پیشتر کی اپنی قوم اور شہر اور مٹی سے علی شہر میں کیا کرتا ہے ہر روز ایک یا تمام عام تک پہنچا ہے، ہاں
 کے رہنے کے لئے نفوی و من لوگوں کا ذکر نام تمام کی کی کہ جو نے پروا نہ تھی کرتا۔ لفظ اور میں عام جان سے اور انبیاء
 و تنبیہ و نوحہ میں انرا ہلا اور سے نفوی ہی العنہ ان کے تعلق ایک حدیث ہے جس کو زندہ بنی و نوحہ میں انرا ہلا اور
 ان مردوں نے فرمایا ہے کہ حال اللہ کے انبیاء و انکسرت و تھ میں ہے جو سے ہاں تھ ہلائے اور لوگوں سے ہلا میں کیا جاتے تھے
 لوگوں نے عرض کیا تھیں۔ فرمایا۔ خداوند کی کی و کتابیں ہیں جو ان کی ہاتھ میں ہے اس میں مقام ہے ہست اور اس کے باپ نے
 انھیں ام اور اس میں ہلا و کرب ہاتھ میں تھیں سے اور ان لوگوں نے عرض کیا ہے کہ ان کی کی کیا ضرورت ہے
 فرمایا۔ اکثر لئے ہاں ہے۔ ان ہست کا خاتمہ ایک کاسل پر ہوتا ہے۔ کئی یوں نہ کرے اور ان کی کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے
 کرے۔ یہ نظریہ بات ہے ایک و نوحہ و نوحہ انرا کہ ہاتھ پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے
 ہے و انظروں۔ ان کی کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے
 ان کے ہاں و مائی لعل رہتے ہیں و انکسرت و نوحہ ہے۔ انکسرت و نوحہ ہے۔ انکسرت و نوحہ ہے۔ انکسرت و نوحہ ہے
 آفت میں کس مراد۔ اور نوحہ و کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے۔ کاسل پر ہوتا ہے
 ہست نہ ہاں ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكِّمُوهُ ۗ اَللّٰهُ ذِيْكَمۡ ۚ اَللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْہِ
 تَوَكَّلْتُ ۗ وَ اِلَیْہِ اَرْسِلُ ۙ فَاُطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمۡ
 مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَ مِنْ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۙ لِتَذَرُوْكُمْ فِیْہِ
 لَیْسَ كَمَثَلِہٖ شَیْءٌ ۙ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۙ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ
 یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۙ وَ یَقْدِرُ ۙ اِنَّہٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ شَرَعَ
 لَكُمۡ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَضَّحَ بِہٖ نُبَحَّا ۙ وَ الَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ وَ مَا
 وَصَّیْنَا بِہٖ ۙ یُزْہِیْمُ وَ مَوْتِی ۙ وَ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ ۙ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا
 فِیْہِ ۙ كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْہِ ۙ اَللّٰهُ یَجْتَنِبُ اِلَیْہِ
 مَنْ یَّشَآءُ ۙ وَ یَهْدِی اِلَیْہِ مَنْ یَّیْنِبُ ۙ

دین کہ جس پر نوح و ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اور اسی پر محمد ﷺ اور کئے گئے سدا دیا ہے ان قبیلہ کے لوگوں کو دین یعنی اصولی شرائع کو حید اور اقرار و رسالت و کلام اخلاق و تزک منیبات پر قائم ہو ان اختلافات کو مگر مشرکوں پر اسے محمد (ﷺ) ان کو توحید و کلام اخلاق پر بلا حاشائی مکررات ہے کہ کچھ میں کیا خصوصیت تھی جو نبی کیا کیا حال انکے اخلاق پر ہے کسی کو جو ہے نہوت کے لیے ہرگز بدو کہے اور جس کو چاہے جرات دے۔

وَمَا تَفْقَهُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًّا بَيْنَهُمْ. وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَفُضَّ بَيْنَهُمْ. وَالَّذِينَ آوَرْتُوا
الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَقَدْ شَاقَّ مِنْهُ مُرِيبٌ ۖ قُلْ لَكُمْ فَادِرُ ۖ وَاسْتَقِمْ
كَمَا أُمِرْتُمْ. وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ. وَقُلْ أَمَدْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ
كِتَابٍ. وَأُمِرْتُ لِأَعْمَلُ بَيْنَكُمْ. اللَّهُ رُبُّنَا وَرَبُّكُمْ. لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
أَعْمَالُكُمْ. لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. اللَّهُ يَجْزِي بَيْنَنَا. وَالْيَهُودُ الْمَصِيدُ ۖ
وَالَّذِينَ يُعَاجِلُونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ

[illegible]

ترکیب : اولاً استدلالی و فخر خوافی بحث من بالاثباتی العلم علیہا و سونف من بعد و انتہای علی ان مفعول لا جلد کی محال قدرت من الحرب و جند و لا شرط سبقت بعد فخر یعنی جواب اشراط فی شت خبر من فخر که علامہ شاری الکتب ارا العلم فطرا یعنی موضح الی و صلہ : از رتبه کور مصر بنا۔

۱۔ اصول یہ بنی نام اختیار کیے ایک ہیں نہ یہ طعن و تخریب کرتے ہیں نہ مٹانے چاہتے ہیں بلکہ براست کے لیے حسبِ فائدہ ان اصول کے قواعد و ضوابط کو اختیار کرتے ہیں ان کو کثرت کہتے ہیں۔ ۲۔ میں نے سرورِ اختلاف بہرِ طرح جو کچھ کالی کالی کل ہند، غنم، خرید، سبھا جاں طرح جزو کیا ہے سب کچھ اس کے اختلاف، رائے و اجتہاد کے اختلاف سے ہے۔ ۱۲۷ھ

لوگو! یہ صلا طلب کیا کرتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے رسول کو اس سے بھی منع فرماتا ہے تاکہ کسی کو شہ نہ کرے کہ آپ ہی صلا یا اطعام کے لیے یہ بشارت دیتے ہیں اس لیے کہ یہ فرض نہ ہے عقل و شعور کی بات دل میں زیادہ اتر کر نہ پڑے کہ عقل عقل کیا انسان کو علیہ السلام وہ اللہ تعالیٰ ہی تعالیٰ کی بات سے اس تلخ رسالت پر کوئی اجرت نہیں مانتا صرف محبت قربانیت کا واسطہ، اور جو ایک الہی قربانیت کے لیے لازم ہے سو کوئی اجرت نہ جیتا آیت کے معنی بہت صاف ہیں مگر مشرکوں نے اس میں بہت گھمبائی ڈالی، وہ اس کی جاس آیت میں نہیں قبول ہیں (۱) صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کی بات سولات نکلتے تھے ان میں اس کا ہونا لکھا تھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت تعالیٰ کی ہر ایک بات پر قرآن سے قربانیت تھی پس اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ اگر تم سے کچھ بھی مانگا کر میری اپنی قربانیت کے لیے محبت کو لازم رکھو مجھ سے دعوت نہ کرہ تکلیف نہ خود قربانی معنی ہم ہے۔ (۲) انہوں نے ان میں بھی اس کا ہونا سے نقل کیا ہے کہ یہ نہ سنا آئے کے بعد انصار نے حضرت کے لیے کچھ مانا و اسباب سے مدد دینے کا ارادہ کیا تو آپ کے پاس نہ آئے آپ نے قول نہ فرمایا اب یہ آیت نازل ہوئی کہ میں کچھ نہیں چاہتا مگر میرے عاقل و عاقل سے محبت نہ رکھو اب قربانی کے معنی اقرار ہے جو ہو سکے۔ (۳) صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا لیکن تم اللہ سے محبت کرو ان اہل ایمان کے کرنے سے جن میں قرب حاصل ہوتا ہے اس تقدیر پر قربانی روزانہ فعلی ہے قرب و اقرب سے تفسیر کچھ کہیں کی روایت میں ضعف ہے اور نیز آیت کے میں نازل ہوئی ہے اور جس نے اس کو نہ کیا ہے عقل اس روایت کے ذریعہ اس سے قطع نظر کیا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ کی حوالہ قربانیت کی محبت و عقیدہ کو بے اصل و لغو اور لغو و جہل کا نشانہ کیا ہوا ہے تو بھی ہر کچھ وہ اپنی قربانیت رسول پاک کی محبت و عقیدہ کو بے اصل و لغو قرار دیا اس میں سے بھی حسین و عاقل و عقلی شہادہات و حوالہ دلائل ہیں جو آپ فرض ہے اور میں الہی سنت و جماعت کا مذہب ہے اس کے بعد تہذیب کے لیے فرمایا ہے دعویٰ معترف اس کے الاقرآن و الاکتساب، جو کوئی نکل کرے گا میں ہر دو اہل صانع خود ہوا و اہل قربانیت ہم ان کو دوزخ میں زیادہ اجروں کے لیے اس نکل میں درجہ بالا کر کے قربانی نہ دلا دیں گے کہ لے کر اللہ تعالیٰ کے کرنے والا تو وہاں ہے پہلے گناہوں کو معاف کرتا ہے نکل کی قدر دانی کرتا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ يَشَأْ اللَّهُ يُغَيِّرْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۚ
وَيَشَاءُ اللَّهُ الْبَاطِلُ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكُلِّ لُغَةٍ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ
مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ
مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ
لَبَقُوا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ

۱۔ جب مشرکین نے تو اس کو عاقل حضرت حسین و اہل بیت کے لئے قرار دیا ہے اور آپ بھی عاقل ہیں اور قرآن میں ہر جگہ ایسا ہی کرتے ہیں کیا قرآن قرآن ہی ایسا ہی کرتے ہے جہاں ہوا ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی کام ہی نہ تھا کہ اس کے لئے نہ پانچ بیس موت کے لئے نہ تھے اس طرح اور لوگوں نے بھی اس کے عقل خود کو تفسیر بتکڑوں اور افسانے لکھا ہے قرآن شریف کے اصل مطلب سے کوسوں دور ہو چکے ہیں

برخیز رہی ہوئی ہیں اسلامی سلطنت طغلا دراشد بن تہمد میں مہارہ کی پڑی تھی اس میں طبع نظر بظاہر فساد کے یہاں تھی۔ غوث و عتبت کا ربارو اسے کسی کے باب میں غفلت و راجح اس کی کیا نصیب ہوئی ہیں۔ (۶) مہارہ و غفلت عتبت کر کے ہیں (۷) اوائل میں ادا انصافہ انصاف اسے کب کوئی ان پر سرنگی کے ہے تو بھی جیتے ہیں۔ یعنی غیرت و عتبت و پٹی بھی رکھتے ہیں۔ وہیں پر بھی مصدقہ کا داروہ اسے غوث کے مقابل میں بدل لیا ہے بھی مہدی مہدیہ میں مہدی۔ یہ تہمد میں بھی کہ تہمد مہدی کے غوث میں ہے کہ جس سے تہمد و عتبت کر کے کسی مہدیہ مہدیہ بدل لیا اس میں جس سے تہمد و عتبت و پٹی کا تہمد و عتبت۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾

[illegible][illegible]

۱۔ یہ دونوں اور ان کے دوست اور دشمن، یہ غیبی مہم جو اب تہذیب و تمدن کی ملت میں علم تبلیغ انہوں نے اسی کو چھو جوستے ہیں قرآن مجید میں بھی متعدد لوگوں کی طرف فرج الہی ہے۔ انکس قوت میں کئی گنا۔ پہلے ہی دفعہ جانشینی جی اخصن دار الذی رزقک فیئینہ کماہ ذاکلہ، الہی احسنہ جہا ہوں فی انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کے دن کہے گئے تھے۔ اے عیسیٰ اول پر مہم چہا۔ اے تو امی کی طرف اور خدایا بھی کہہ۔ اگر تیرے لیے مہم چاہتا ہے تو میں جس مختلف انداز کے لکے جانے ہاتھ میں مضامین دیتے ہیں کہ ایک بار ہر کوئی ان پر روئی رہیجائے تہذیب و ادب کو جانے ہیں کہ پھر نہ کوئی قصہ بھی تھا جو وہ مہم ساری فلسفہ کی صورت میں ملکہ کرتا ہے اور جن میں کئی کہہ گئی ہیں۔ ہر کوئی کہتے ہیں خدا کی یہ بات کہ ان کا مظاہرہ ادب سے نہ ہوا مہم چاہتا ہے آکس ہو گئے اور ایسے بھی ہیں کہ کئی ان سے منکھوئے تہذیب

إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾

وَمِنْ رِاسَاتِهِمْ مَقَامُ قَائِلِ الْإِنْسَانِ كَقَوْلِهِ لَوْلَا نِعْمَ الْحَازِمُ عَقِيلًا لَلِغْيَابِ عَنْ مَغْلُوبٍ مِمَّنْ تَبَدَّلَ لَبِاسًا خَلَقَ بَدَلًا لِبَعْضٍ مِنْ رِاسَاتِهِمْ

[illegible]

مَنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَكَمْ كُنَّا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَنْ مِثْلُ الْقَائِلِينَ ۝

قسم ہے وہی کتاب کی ہم نے عالمی پہلے اس عربی زبان کا قرآن تاکہ تم سمجھو، یہ کتاب اس کو تلاوت میں اور سے نذر کیے بغیر مرثیہ اور اس صحت و دل ہے کہ تمہارے کھانے سے تم اس لیے جو کچھ پڑھیں گے کو تم بہرہ ور ہو، اور پچھلے کوئی بھی کی تم نے بہت سے کی بھیجے ہیں اور میں نے پاس اس کوئی بھی نہ تھا تاکہ میں سے، و مصلحت کرتے تھے۔ مگر تو تم نے ان میں سے نہ دے، وہاں کو کا کہتے کہ پورا پہلوں کی نظیریں ملی لاتی ہے (ان کے اقدت شرب اعلیٰ میں)۔

ترکیب : الکتاب من جعل حد قسما للعلف و من لم یعمل لعلف القسم و الکتاب مجرور بجاو انه حقیق علی القس مختلف اعلیٰ

الانسان لا یسع ذک لعلفہ بل من الجار و الجور و انفسہ رب و العز و لا یستغنیہ الا تارقی، التواء للعلف علی معذوف وی تحکم فحسب عظم الذکر و العزب بذاتہ یعنی لعلف لعلف شربہ عند ذلک لعلفہ قال انما جاز و اعظماء و انتحاب صدقہ علی المصدر یہ من معنی مضروب لان و لعلف العزب معنی ادا و العزب لعلف و اعراض جمل محمد عندہ اعترض عندہ لعلف الذل و ای ما یفسد من کو کہ مضروب یہ سناہ ہفتہ غیر و قول صدر لعلف موضع الخلل من القائل۔

تفسیر: اس سورہ کا نام سورہ زمر ہے۔ یہ بھی بانفاق علماء صحابہ اہل علم و فہم و حکم میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں بھی بیشتر توحید و رسالت و اراد آخرت و غیرہ اصولی نظریہ و فکر ہیں کہ میں جس قدر قرآن کی سورہ میں نازل ہوئیں ان میں غلبہ کا بہت کم حصہ ہے بیشتر عقائد بات ہیں۔ جو ہم انہیں مفردات شرع سے جو صورتوں کے ابتداء میں آتے ہیں ان کی بہت مضبوطی شروع کرتے ہیں۔

[illegible]

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

www.besturdubooks.wordpress.com

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً يَقْدَرُ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيِّتًا، كَذَلِكَ
نُخْرِجُهُنَّ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفَلَائِكِ
وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ
إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ
مُشْكِرِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنْ
الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ "خاتونِ آرزو" میں کو کس نے بیرونی و مفروضہ کیسے لکھا ان کو لفظ "زیرِ مبحث" عظیم اے ہے، کیلئے یہ اس نے کہ اس نے زمین کو تھرا کچھو کچھو دیا، مقبرے لیے اس میں اس نے جائے بنا کر تم کو یاد پڑا، وہ کہ اس نے آسمان سے انعام کے ساتھ چلنے والا مارا، پھر کرنے اس سے خشک نہ بنے گا اور دنیا کا نام بھی اس طرح (زیرِ قبر) است زعمہ ہے جو دیکھا اور لفظ "دیکھ" نے ہر قسم کے جواز سے خارج و غیر قابلِ رد ہے یہ وہ احمقیاں اور چار پا کے بے فکر جن پر تم سوچا کرتے ہو تاکہ ان کی بیٹنی ہے چرکھا کہنے، اب کیا احسان یاد کرو چکر تھو، یہ خوب بیچھڑاؤ، تو کو کیا ک ذات ہے، وہ کہ اس نے اس کو سوار ہے، مگر کہ دلی و مہرہ اس کو اس میں نہیں کر سکتے، مگر یہ محض کھار، محض کھار ہے، اب اس کو لے کر بھٹا، اور لوگوں نے اس کے بعد اس کو الی الہ اور بنیاد پر بیٹھ کر آدمی جو ہے تو میرزا، دھماکے۔

تفسیر : اب اور جواب دینا ہے اس کے معنی میں اسے انصاف بخیر بھی یا اور لانا ہے اور اپنی قدرت کا طے کا ثبوت دے کر توحید ثابت کرتا ہے اور ان انصاف پر بندہ کی اذیت کو شریک بنانے پر اس کی فکایت کرتا ہے۔ واللہ کیا غرور و غار کا کام ہے جس کے اندر ستیزاں و دشمنی میں گراؤں اور اذیتوں و دشمنیوں کے ہوئے ہیں اور اس طرح سے مسلسل کلام چل آتا ہے قتال و کین و تفتیش و غار کا کام ہے اسے لمحہ (۱۹۳) پر مجموعہ کے آسمانوں اور زمین کو گیس نے جلائے؟ تو کیسی محفائے جود و رحمت! نعمت والا ہے۔ پس جس نے تمہارے لیے آسمان اور زمین بنائے اور جعل کشتہ ملازمتی تھوڑا اور زمین کو تھوڑا انچھا بنایا کس پر چستہ جرت ہے؟ وجعل لکم فیہا من لای اور تمہارے لیے چلے پھرنے سے لیے زمین میں مارتے مارتے اور استخوان کے نشان قائم کئے ان کے پتے سے راہیں جوہستے اور اللہ کا نزل جن میں الشفاء جس نے آسمان سے ایک اذیت دے پائی اتنا جس سے مردہ یعنی خشک زمین کو شاداب کیا اور قسم قسم کے اقسام میں درخت بنائے پیدا کئے۔ قال سمیع بن میرزا اور ذوالحجۃ المصنف لکھا اسی طرح یہ اور کلمہ کو زندہ کر کے گا تھروں سے نکالے گا و یجعل لکم من الفلک والارض و ما فیہما من کائنات اور وہ لو کی سواریاں کشتیاں بنائیں اور زمین کے چار پائے اذیت! گدھا کھڑا اٹل! اچھی ٹھیر وغیرہ لیں تو اعلیٰ جل جلالہ و العزیمہ العظیمہ راجع الی اللہ العزیمہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ تم میں ہر سوار جو وہود و یسوع و کثرت و شریک بلکہ کثرت کثرت و لغو و تفتیش و غار کا کام ہے رب کا احسان یاد کرو اور یہ کہ شہنشاہی

[illegible]

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

[illegible]

أَمْ اتَّخَذَ مِنْهَا يَحْيَىٰ بَابٌ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَيْتِينَ ۖ وَرَدَّ الْأَنْبِيَاءُ أَحَدَهُمْ بِمَا
شَرَّبُوا لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَمَ وَجْهَهُ سُودًا أَوْحَرًا كَظِيمٍ ۚ أَوْ مَن يُنْشَوْنَ
فِي أَعْيُنِهِ وَهُوَ فِي الْخَصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۚ وَجَعَلُوا الْوَيْلَ لِلَّذِينَ هُمْ
عِبَادُ الرَّحْمَنِ ۚ إِنَّهُمْ أَشْهَدُوا حَقَّقَهُمْ ۚ سَكَتَبَ شَهَادَتَهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۚ
وَقَالُوا كُذِّبُوا الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا
يُخْرَصُونَ ۚ أَمْ أَنْتَ نَجَمٌ مُّثَبِّتٌ لِّقِيَمٍ قَبِيحٍ ۚ فَحَمِزٌ بِهِ مَسْتَفْتُونَ ۚ بَلْ قَالُوا إِنْ
وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۚ وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ
أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۚ

جاسی نے چٹھہ کے تئیں تیزیوں اٹھیں، تم کو جاسی نے یہاں سے لے کر اس کے کھانے کی کچھ دیا۔ اس نے کہا: ”میں نے اس کے لئے کچھ نہیں دیا۔“

جہز چاہتے تھے یہ سب کچھ آپ میرے دست پر ہے۔

وہ لوہے پر ان نذر کو نکالنے کے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ایک چہرہ ہر منہ ہے اور وہ لوہا بڑا آخرت کو پادار ہے اور لوہے والی چیز ہے۔ جھل جھل مٹتی ہے کھنڈر سے ہوا اثر ہے۔ قرآن تیرا اور تیری قوم کا شرف اور بھلے لوگوں کے لیے پادار ہے۔ یہ قلب قرآن ہی کی وجہ سے ترائش کا شرف دیا گیا اور ہر کوئی اس کی عامی اللہ اس قوم میں رعایت اور جانچ کے واسطے قرار دیا ہے۔ اے کونو! تم لوگو! مگر غریب تم سے سوال ہو گا جو چاہا۔ نہ کہ تم نے اس پر کیا مل کر اس نذر کی رعایت نہیں کی؟ شہر کس کی بہت سے گزریاں ہیں۔ یہاں بھی کئی کئی گزریاں تھیں۔ یہی سب سے عمدہ (خدا) نے ایجاد کیا۔ پہلے کئی نبی تھے جنہیں ان کے پیارے لے گئے تھے کہ یہود و نصاریٰ میں بھی اس راستہ کی قسم کی بات پڑتی ہو گی۔ ان کی نفی کرتا ہے کہ انسانی کو سپرد ہو اس سے بھی ان کے علماء سے تو چھوڑ کر انہیں ہم نے اپنے سوا اور سپرد بھی نہیں کیے۔ مقرر کر دیا ہے کہ ان کے علماء کو بھی نہیں کہیں گے کہ خدا نے متعدد معجزوں کے پورے کی اجازت دی ہے کہ ان کے تمام شرف میں بیکار ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿١﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿٢﴾ وَمَا يُرِيدُ مِنْ آيَةٍ
إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهِمْ ۖ وَاتَّخَذُوا مِنْهُمْ بِالْعَذَابِ لَعْلَهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٣﴾ وَقَالُوا يَا بَنِي
السَّجَرِ ادْعُوا لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۖ إِنَّا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُشُونَ ﴿٥﴾ وَتَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يُقِيمُوا آلِيَّ
بَنِي مُلْكٍ مِصْرَ ۚ وَهَذِهِ الْأَمْثَلُ يُجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٦﴾ أَمْرٌ أَنَا
خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۖ ذُو لَأِيكَاذِ بُيُوتٍ ﴿٧﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْكَ آيُورَةُ
مَنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَايِكَةُ مُقْتَرِبِينَ ﴿٨﴾ فَاسْتَحَقَّ قَوْمَهُ فَاظْمَأْزُؤُهُ
رَبُّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٩﴾ فَلَمَّا اسْتَفْوَا انْتَقَبْنَا مِنْهُمْ فَأَعْرَفْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٠﴾
فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿١١﴾

اور میں نے تمہاری قوم کے لیے ایک چہرہ ہر منہ ہے اور وہ لوہا بڑا آخرت کو پادار ہے اور لوہے والی چیز ہے۔ جھل جھل مٹتی ہے کھنڈر سے ہوا اثر ہے۔ قرآن تیرا اور تیری قوم کا شرف اور بھلے لوگوں کے لیے پادار ہے۔ یہ قلب قرآن ہی کی وجہ سے ترائش کا شرف دیا گیا اور ہر کوئی اس کی عامی اللہ اس قوم میں رعایت اور جانچ کے واسطے قرار دیا ہے۔ اے کونو! تم لوگو! مگر غریب تم سے سوال ہو گا جو چاہا۔ نہ کہ تم نے اس پر کیا مل کر اس نذر کی رعایت نہیں کی؟ شہر کس کی بہت سے گزریاں ہیں۔ یہاں بھی کئی کئی گزریاں تھیں۔ یہی سب سے عمدہ (خدا) نے ایجاد کیا۔ پہلے کئی نبی تھے جنہیں ان کے پیارے لے گئے تھے کہ یہود و نصاریٰ میں بھی اس راستہ کی قسم کی بات پڑتی ہو گی۔ ان کی نفی کرتا ہے کہ انسانی کو سپرد ہو اس سے بھی ان کے علماء سے تو چھوڑ کر انہیں ہم نے اپنے سوا اور سپرد بھی نہیں کیے۔ مقرر کر دیا ہے کہ ان کے علماء کو بھی نہیں کہیں گے کہ خدا نے متعدد معجزوں کے پورے کی اجازت دی ہے کہ ان کے تمام شرف میں بیکار ہیں۔

ہندو کا گھوکا کر دیا کہ اس مقام پر ایک اچھے صحرانی درخت تھا، وہ ایک چمکی چمکی سی جگہ (جنگل کے) چمکے چمکے ہیں۔ یہاں پر ایک انڈین دیکھ کر کہتا ہے کہ اس سے بہتر جگہیں ہوں تو جو مل سکتی ہیں وہاں صاف بہتر جگہیں نہیں رہیں گی۔ اس لیے اس کے لیے سونے کے چھلکی نہیں بنادے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ فرنیچر، برائیاں، سائے اور کچن اس نے (اسکی انڈین سے) لیا ہے۔ اس کا چھلکا چھلکا ہوا اس کے کہنے ہیں کہ اس کے گنگا دھنی کے پورے مقام پر یہاں نے کچن کا ایک کواڈریم بنایا ہے۔ ان سے جگہ لیا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو بار بار کہیں کہ ان کو گڑے ہونے والی اور پھیلنے والی کچے مٹی سے متوجہ نہ کریں۔

ترکیب : ہما جہد ہجہد غنوک من فلوہ ازمن ان یجیب و غنوک لوان یلکف فہا اب من بعد فی اوما ہہ حیکہ فونہہ بہ و ہو
الایان والخلعہ یشادی۔ و ہنہہ اناہار حلتہ مایہ و مکن ان یحون اناہار معونہ علی ثلثک و ہو و تجری حال مہا کثیف الی غلص علی
الغز و قال انہن الارواح فی النمل و یحتمل فرسہ لہا حوشہ لہا قمرہ المجرع اسین و لاہم جمیع سائلہ کدہ مہا ہدہ قوی سلقہ ضم اسین و لاہم مقال
الفر اوما جمیع حلیہ ہجر ہر ہر۔

[illegible][illegible]

اور جو طریقہ بتائی کہ اس طریقہ حاکم سے غیرت کی خاطر صبر و استقامت کیا ہے کہ کئی چٹوڑے فریاد کیا کہ جب اللہ کی نیت کو کوئی اعتراض نہ ہو تو یہ مردہ مردہ چٹوڑا کرتا ہے۔

[illegible]

اس کے بعد انہیں کے اقرار سے مشرکین کو قاتل کرنا ہے بقولہ **وَالَّذِينَ تَلَقَّوْهُم مِّنْ خَلْفَتِهِمْ** اچانک سے پوچھیں گے کہ ان چیزوں کو جن کو وہ پکارتے ہیں یا خود ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے کیا اس بات کا ان کو فخر علم خفائی نہ ہو کہ ان کو تو یہ کہیں کہ جیسے جیسے جانتے ہیں کہ جو خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے خالق ہی کو چھوڑ کر اس کو بوجہ اور کرتے ہیں۔

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَعَ هَمٍّ ۝ وَالْعُصْبِ الْيُمِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَّكَةٍ ۖ إِنَّا كُنَّا

یہ وہی بات اس کی خلاف ورسی میں نہیں سہم اس کا نازل کر: اپنی طرف منسوب ہو بہو ان کا لفظ کہ اس کو ہم نے اتارا کی بناء
نے از خود تصنیف نہیں کیا ہے (۲) اس کی علت یا اعتبار علت وقت کے فی کتبہ خدا کی کہ یہ مبارک بات شریعت ہے۔ اور ہم نے
اس کو کیوں اتارا ان کا تفسیر نہیں کی ہم کو بندوں کا خبردار اور ہوشیار کرنا اور ان کے اعمال پر کی مراء ہے۔ لہذا کہ یہ اتارا تھا اس کے بعد
ایک بار اس کی نصرت یا اہتمام فرماتا ہے یہاں تک کہ ان کی غفلت یا غفلت کی حالت میں ہر حالت کی بات جو ان کے سامنے آتی
ہے۔ یعنی جو اوقات دنیا میں ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں (جیسا کہ کسی کا مراء کسی کا امیر ہونا کسی کا قہر ہونا یا جو بدعت و بدعت و بدعت و بدعت
روزانی کا ہونا سلطنت و حکومت کا تبدیل و تغیر وغیرہ) ان کو بارگاہ قدس سے مرگند نہ بران عالم پر ظاہر کیا جاتا ہے جو عموماً مخلوق میں روز و نازل
کچھ گئے تھے کہ اس رات میں اہتمام عالم کے ہے ایک دن کے عوارض ان کے ہر عوارض کا کہی ملاکہ ہر ظاہر کے جاتے ہیں تاکہ اس کی
قیمت کریں۔ یا اس رات کی ہر حالت و عزت ہے اس کے یہ بھی ممکن ہو سکتے ہیں کہ عالم ہر حالت میں جو حفاظت و نظارت کرنے والے ہیں
عالم ملکوت میں اس رات میں ظاہر کئے جاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک رات دن برابر ہے اور عالم ملکوت میں رات دن نہیں ہے بلکہ
زمین پر سبب آفتاب کے طلوع و غروب کے مراء ایک وقت حاضر ہے۔ اور رات میں بندوں کا ایک بار کے کہتے ہیں کہ یہ رات میں
جس رات میں ہم یہ رات آتی ہے کہ وہاں رات نہ ہو کہ اس وقت یہ کارروائی ہوتی ہے۔ اور گواہی کے نزدیک سب راتات یکساں ہیں مراء
کا بعض اوقات کو بعض پر آتی ہے۔ کہ جب اس رات میں روز و رات ظاہر ہوتے ہیں تو قرآن مجید کا نازل ہونا یا نہیں سب سے
بڑا عوارض و مراء ہوا ہے۔ ورنہ پہلی سورتا قلیلہ مبارک میں طالع اسلام کے دو قول ہیں۔ جسور کے نزدیک ایضاً القدر مراد ہے اور
رمضان کے اندر میں بھی آتی ہے ظاہر میں یہی سورتا قلیلہ مبارک میں طالع اسلام کے دو قول ہیں۔ اور دوسری آیت میں بھی یہی آیت
القدر یا منہور منہور الذی نزل فیہ القرآن کوئی تفاوت باقی نہیں رہتی۔ ہاں ایک شبہ رہتا ہے کہ بعض مراء میں قرآن مجید
کی سب سے پہلی سورت ہونے والی سورتا قلیلہ مبارک میں آتی ہے اور اس میں ہونے والی قلیلہ مبارک میں آتی ہے اور اس میں ہونے والی قلیلہ مبارک میں آتی ہے
ہو ہے تو خود تھوڑا سا عوارض ہر سورت میں ہونا ہے چاہے چھوٹا ہو کہ بڑا ہو کہ اس میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے
ایک بار کے لیے القدر مراد فی جاد ہے شبہ برات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ محفوظ ہے آسمان دنیا کی طرف سب کا سب قرآن مجید
ایضاً القدر میں نازل ہوا جو زمان کے سینے میں واقع ہوئی تھی یا ہمیشہ رمضان میں ہوتا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے
دنیا میں آسمان ہوا شمول میں ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے
کرنے سے مراد تمام قرآن مجید نہ ہو کہ اس کا ایک حصہ تھوڑا سا محفوظ ہے آسمان دنیا کی طرف سب کا سب قرآن مجید
شوال میں دو روز بعد یا ایسی چیز نہ کہ اس میں نازل کرنا فرما کر بھی ہو گیا۔

حکمت و تدبیر کی بات کی ہے کہ ایک بار کے لیے مراد نصف شبان کی رات ہے جس کو شب برات بھی کہتے ہیں۔ امام نووی شرح مسلم
باب سوم القدر میں کہتے ہیں یہ قول اللہ ہے صحیح کی بات ہے۔ شاید حکمت سے شبان کی اس رات کو نازل کر کے لحاظ سے لفظ مبارک کیا ہے
کیونکہ عارضہ میں اس رات کے بھی بہت نفع ہے۔ کہ جس کے کائنات میں ذکر ہے اللہ اعلم بالصواب۔ (۳)
فضیلت یا اعتبار نازل کرنے والے کے کہ جس کے نبی نے بڑے عظیم اہدہ نے اس کو نازل کیا ہے کا حال یا مراء مومنین کے ہم قرآن پیچھے
والے ہیں یا ہم رسولوں اور محمد (ﷺ) کو پیچھے والے ہیں اور کیوں ان کے خلیفہ میں نہ ہونے کی رحمت کا بھی اعتبار تھا کہ وہ بندوں کو اپنے
صلوات سے نکالے۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ رحمت بندوں کی رحمت کے مراء واقع ہوئی تھی۔ کہ وہ ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے ہر سورت میں ہونا ہے
عاجت انسان کی اس کو طم ہے اس کے بعد اور چند اصناف الہی کا ذکر کرتا ہے تاکہ اس کا مراء حقیقی ہو جو وہاں نہیں ہو کہ اس کی طرف رجوع

[illegible]

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ أَدْرَأَ إِلَيْنِ
عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِلَيْنِ لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَنْ لَا تَتَّبِعُوا آلَ اللَّهِ ۖ إِلَيْنِ
أَتَّبِعْكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ وَلَئِنْ عُدْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَنْ تُرْجَعُوا ۝
وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا إِلَيْنِ فَأَعَدُّ لَكُمْ ۝ قَدَعًا رَبَّهُ أَنْ هَكَذَا قَوْمُ
مُجْرِمُونَ ۝ فَأَنزِلْ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ ۝ وَاتْرِكِ الْبَحْرَ رَهْوًا
إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُفْرَقُونَ ۝ كَفَرْتُمْ كُفْرًا مِنْ جَدِّتٍ وَغِيْبٍ ۝ وَزُرُوعٍ
وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةً كَانُوا فِيهَا فَيَكْمِنُونَ ۝ كَذَلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا
قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا
مُنْظَرِينَ ۝

[illegible]

ترکیب : جمیعاً حال کے معانی السلوات اور ان کا کچھ اور منہ مختلف کھڑے ہونے والی کا ترجمہ اور بہتر احوال میں بعض السلوات اکثر لفظہ جزوہ فعل مجزوی لہذا م مختلفہ یضربوا وترقی المجزوی بالواو۔

تفسیر :..... دریا کا مسخر ہونا : پھر مسئلہ توحید پر دلک بیان کرتا ہے اور عرب کے روزمرہ کی بات میں اپنی قدرت کا نمونہ دکھاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور فقال اللہ انذنی من شئ فکنتہ النحر کما شہد ہے کہ جس نے تمہارے لیے دریا کو کسی میں کر دیا کسی میں کھینکھینکی ہوئی ہیں اور روزی کا شکر کرتے ہیں تاکہ تم شکر کرو۔ یہ بڑی عبرت کی بات ہے کہ ہم ان کے سامنے پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے ہواؤں کے ذریعہ سے لاکھوں سال پر جو بولے کہ پانی بیش پرستے گزارتے ہیں اور ہوا بھی دوشے ہے گا اگر مخالف ہو جاوے تو کبھی ہلاک کرنے کو نہیں ہے اب وہ کون ہے کہ جس کے بس میں کرنا ماور کرے ہو؟

ہر چیز کا مسخر ہونا : وَشَئْرَ لَكُمْ مَعِيَ السُّبُوَاتِ وَمُطْعِمِ الْأَكْثَرِ جَبِينًا وَفَعَلْنَا مِنْكُمْ آيَاتٍ كَبِيرًا وَنَسِيتُمْ آيَاتِ اللَّهِ أَنْتُمْ بِلِقَائِ اللَّهِ يُرِيدُ میں ہیں آفتاب ستارے بارش آسمانی جزر و مد عینات سب تمہارے لیے بس میں کر دے اور کام پر لگا رکھے ہیں۔ مطلب یہ کہ سب چیزوں سے تم کو کھانا حاصل ہیں اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں مگر کرنے والوں کو کہ صرف ایک بھولے بھٹکے کے سامنے ان کو غور کیا جائے تو یہ سائنس بول اٹھے کہ یہ سب کاریگری لای قادر و عاقل ہے اس دلائل سے خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کا وسع و شریک نہ ہو اور جس دور کی ہوتا کمال و عہد پر ثابت ہو گیا اور اس کا علم بھی کیا ہوا کہ بندوں کی سرکشیاں دیکھتا ہے اور عیناً عاقل سے ہر طرحی دور گزار کرتا ہے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کو فرماتا ہے کہ قُلْ لِلَّهِ الْخَلْقُ الْأَوَّلُ الْخَلْقُ الْعَادِلُ سے کہہ دے وہ بھی علم و مغفرت کی عادت تھیں اور ان لوگوں سے جو اللہ کے واقع کے کمال نہیں اور اس کے معاصی سے جس دور سے جوامع اور دین پر نازل ہوئی تھیں ان سب کو اہمیت جانتے ہیں اور ایمانداروں سے سختی سے پیش آتے ہیں سخت کلامی بدگوئی پر حاوی اور معاصی دوست درازی دوستوں پر کرتے ہیں دور گزار کر رہی انتقام کے اور پتہ ہوا کریں۔ کلام کہ مسلمانوں کو بہت ستاتے تھے مسلمان بھی انہیں کے ملک اور انہیں کے قوم کے لوگ تھے فخر آج تھا کہ ان سے کڑی ماریں مریاں مگر صبر کرنے کا حکم ہوا۔ یہ مسئلہ جہاد کے مخالف نہیں ہے کس لیے کہ جہاد چاہئے اپنے دشمن سے بدلے لیے کام نہیں ہے بلکہ وہ ایک جمعی مخالف اسلام کے کمال ہے جو اس کے سونچے ہوئے ضرورت عمل میں لائی جاتی ہے۔

لحزب مناف کریں تاکہ اللہ خود اس قوم کا کاروان کے اعمال کا بدلہ دے اگر تم نے آپ بول دے لی تو پھر خدا انہیں لے گا۔ تم صبر کرو تمہاری طرف سے وہ بدلہ ملے گا جو تم سے پہلے ضرعین کے نزدیک مسلمان مراد ہیں اب یہ منق ہوئے اسے ایماندار و منافق کی کہتا کہ اللہ ایک قوم منی ایمانداروں کو ان کے اعمال کا نیک بدلہ دے جبکہ ان کے اعمال منہ کے یہ منافق کرتا ہے۔ اور منافق کہ اس لیے چاہے کہ میں حسن صلحا خلفہ صالح جو کوئی نیک کام کرے گا اس کا آپ عمدہ بدلہ دے گا اور جو کوئی بدی کرتا ہے چاہے سر پر جو جھوٹا ہے پھر تم کیوں ان کی بدی سے ڈرتے ہو اور کس لیے ان سے لہجے ہو جہاں نیک بات کہتا اور بدی سے منع کرنے میں خدائے خدا ہو وہی سکوت کر دیتی ہے جیسا کہ یہ آیت اس طرف سے یاد کر دی ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالتَّوْبَةَ وَرَزَقْنَاهُمْ
مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ
فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ

رَبِّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ثُمَّ
جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّهُمْ لَن يَغْنَوْا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَاللَّهُ وَكَى السَّقِينِ ۝ هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ أَمْرٌ حَسْبَ الَّذِينَ اصْطَفَوْا
الْأَيَّاتُ أَنْ تُجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ سَوَاءٌ
مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۖ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

الْمُطْلُونَ ﴿٥﴾ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَائِئَةٍ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا
الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦﴾ هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَٰلِكَ هُوَ
الْقَوْرُ الْيُسْبَىٰ ﴿٨﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٩﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نُنظَرُ
إِلَّا ضَلَالًا وَمَا نَحْنُ بِمُتَّبِعِينَ ﴿١٠﴾ وَبَدَأَ الْهَمَّ سَبَاتٍ مَا عَمِلُوا أَوْ حَاقَ
بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١١﴾

خلاف ہے جس کہ متعدد مقامات میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ (درم) اَوَّلُ مَا لَوْ كُنْهُ الْفَنَاءُ اور ضمیر انکاراً آگاہ ہے۔ (سوم) اَوَّلُ مَا لَوْ كُنْهُ مَبْنًی

اس کے بعد ان کے تین جرم بھی بیان ہو گئے ہیں جن پر ان کو یہ سزا ملی۔ اہل دین حق کا ہاتھ اور پھر اہل بد امر اور دوسروں سے ستمناور غصہ
مگر ان دنوں جس کو اس بدسلوکی جان فرماتا ہے **لَا بُدَّ لَكَ بِمَا كُنْتَ تَعْمَلُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الَّذِينَ هُوُوا**۔ سو مجھ سے بد اعمالیوں کا جو معاملہ تھا وہ
سے مطلقاً غافل ہو جانا۔ اس جہاں فانی کی نسبت اور لڑائی میں اس کا ہونا نہیں باقی سمجھ لینا اور ان کے مقابلہ میں دوسرے عام کی پروا
تو کیا اس سے منکر ہو جانا۔ یہ بے رہنما کاموں جس میں لاکھوں ہلاک ہیں۔ بڑے بڑے ہو گئے ہیں سزا و عیش ہے اور یہاں کہ پھر کر یہاں بھی نہیں آتا
مگر دنیاوی مال و جادو اور اس کے سوا دوسرے کئے جانے والے بے ہوش ہیں کہ آگے کی کچھ بھی خبر نہیں رہی کہ خوب کہا ہے کسی اور جگہ ہے۔

ہر نیا دل : ہر دیر کہ مرہاست کہ ایس دنہا مرہا رنج دور است

۱۰۰ ہے جو مثال ضرورتیٰ کہ ایسی دنیا حرفیاً رادہ کرد امت

سو یہ بڑا تہیہ ہے کہ ہر کوئی جہنم میں جان فرماتا ہے اور غور و فکر آنحضرتؐ کی تعلیمات پر غور کیا ہے جو کہ کیا سیدہ بنائے؟ فریب میں ڈال دیا تھا۔ ان کے بعد سزاؤ کا مقرر کرنا ہے غرض کہ جو کچھ جہنم میں ہے، اس جہنم سے بھلا کر نہیں نکلیں۔ نہ کوئی خدا قبول ہوگا۔ نہ جان مباحثہ و حادیہ و ذکر کر کے عودہ کو بھیجی جاتی ہے۔ تمام کہہ رہا ہے کہ اللہ جل جلالہ تعالیٰ رب العالمین کی تعریف کی جائے کہ اللہ کو سب باتیں معلوم ہیں جو انسانوں اور زمین میں کا وہ بھی خالق اور پرورش کرنے والا ہے اور آسمانوں اور زمین میں بھی اس کے لیے عزت و جلال ہے اور وہ بڑا رحیم ہے۔ یہی ہے حکمت والا بھی ہے۔ یہی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر کسائی میں یہی چادر ہے اور محنت ازاد پھر پھر کوئی میرے مقابلہ میں نہ کیا طالب ہوگا۔ ان کو جس جہنم میں ڈال دیا گیا۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ۔

مرکز، ریحان، سحر، و شکی

که عکس تند است و دانش فنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمَّ ① تَذْرِيلُ الْكَتَبِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ② مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى. وَالَّذِينَ كَفَرُوا

عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ﴿٥﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي

مَا ذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْ

قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٠﴾ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ

کہہ اس کی دوسری قسم بھی بیان ہو یعنی حقوق العبادہ کہ اس پر اتنا کی تکمیل ہو جاوے اس سے حقوق العبادہ میں سے کدس سے زیادہ ملو کہ تھے ان کو ذکر کرتا ہے۔ فقال وَذَهَبْنَا لِلْإِنْسَانِ إِنَّهُ كَذِبٌ ہم نے انسان کو بتا دیا کہ تم یہ ہے کہ اسے ملے اس باپ سے ساتھ لکھی کرے۔ یعنی کی تشریح نہیں کی بلکہ اس کو عرف پر چھوڑ دیا جو عرف میں ایسی بھی جاتی ہے کھانا کھانا پکڑا پہنا وغیرہ میں کی طبیعت کو۔ اور ضیق کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ باہر میں اس پر زیادہ رحم کیا کرے اور اس کا حق زیادہ ہے۔

مسند ضارح: فقال حصلته امة كذا كذا کر اس کی مال سے تکلیف سے اس کو بیعت میں رکھا اور تکلیف سے چھڑا اور حالتی برکت تک دودھ پائے اور حمل میں رکھے تک ایک ساتھ موت کی۔ اور بری ادواہ پلانے کے خونگی کا مضمین اور جو مینے گئے سے حمل ملے۔ اس سے حمل کی اشیاء سے چھ مینے ثابت ہوئے۔ یہ امام شافعی اور ابو یوسف رحمہما کا قول ہے، امام ابو حنیفہ کہتے ہیں اس آیت میں حمل و فصال سے مراد گور میں اٹھانا اور اٹھانا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مدت رضاعت الزحالی برس ہیں۔ اور اگر حمل و فصال کے وہی معنی مراد ہے جادیں نوٹ لکھو ان شہداء و انوں کی خبر ہے کہ ثابت ہوگا کہ دودھ سے زیادہ مدت جس اور دودھ پلانے کے زحالی برس ہے اور خونگی کھلے گی اس سے نہ فی نہیں۔ کسی لیے کہ خونگی کھلے گی اس صورت میں جہاں باپ کو دودھ پلانے کی اجازت دینی پڑتی ہے اور اس کی تعیین کے لیے ولیں کا حق آیا کہ کب تک باپ سے اجازت لے کر دودھ پلا دیا جائے نہ یہ کہ اصل مدت یہی ہے۔ پس احتیاطاً اس میں ہے کہ رضاعت میں الزحالی برس کے زمانہ کا لکھا گیا جائے یعنی از زحالی برس تک جو بچہ کسی کا دودھ پوسے گا رضاعت ثابت ہوگی۔ حتیٰ اذ ابلغه اشدہ۔ یہاں تک کہ سب جوانی کو پہنچا کر پوسے پس برس کی عمر آتی تو اسے حیدر کا زور دینا چاہیے اس تک اور پاک روں کو پہنچا علیٰ من عالمہ قدس یا زید اور وہاں سے تشریف فرما ہوئی تو حد اسے دے گا کہ ہے رَبِّهِ ذُو فَضْلٍ إِنَّ أَشْكُرَ النَّاسِ اے اللہ! تجھے ہی ان خشتوں کی شکر گزاری کی تو بیش عطا کر دے تجھے اور میرے والدین کو عطا کی تجھ اور تجھے اپنے پند پر دیکھ کہ اسوں کی بھی تو بیش دے۔ اور میری اہل میری حاجت عطا کر کہ تجری حاجت کریں اور تجھے بھی تو آزادی اور پاک زور پہنچے رہے۔ یہ تم باقیوں کی دعا بھی اور تم سعادت کے تمنیٰ مرتبہ ہیں سب سے بڑھ کر سعادت قلہ تیرا دم بوجھ سویم تہ رہید۔ اس لیے سب سے اولیٰ شکر کی درخواست کی قبول سے متعلق ہے اور سعادت تمامیت ہے اس کے بعد عمل صالح کی جو سعادت دہیہ ہے بجز اولہ کی ایک تمنیٰ کی جو سعادت عازرہ ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شراب کا حمل ہے اس لیے واقعی اور جب سعادت سے تن کو ان میں سے لائے اس کے بعد اور اہم صحت کو یہ بعد کی درخواستیں بھی تمہاں کے لیے ہیں۔ اے میرے منافع دینا دین صیب کے اور دعا کے بعد تَقِيْتُ رَيْفَ قَتِيلٍ مِنَ السُّلَيْبِ یعنی کہیں نہ لایا تو اس کے لیے کہ توبہ و اسلام سرکاری سلفہ میں دخی ہوئے کے لیے شرط ہیں اور نہ متحمل نہیں ہوتا۔ اس کے بدلہ میں مژدہ سنا تا ہے اُولَئِكَ تَجْنِبُ فَعَقِلَ عَقْلُهُمْ حَسَنٌ مَا عَمِلُوا کہوں سے ایک اقبال کو نہ قبول کریں گے اور جو سعادت سے بری اولیٰ ہوگی اس سے راز کر کریں گے اور یہ لوگ جو جب مدافعی جو چاہا ہے یعنی ہوں گے۔

- ۱۔ وصیت قرآن کا نام ہے جو کہ ہر کی عمر ہو اس لیے ہر زمانہ کو ہفتہ وصیا کیے گئے ہیں۔ ۱۴۰
- ۲۔ تحمل میں زیادہ سے زیادہ صفت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے موجب صرف اور ہی میں گئی تھی کیا ان زیادہ سے حمل کی دوزخ میں تحمل نہ کیا تو نامہ لکھ دیا جس کے لیے کہ جب لکھی جائے گا وہی صفت سے اس کے کا صحت میں سے خود دودھ دینا کیا کہاں کہہ سکتا کہ انہوں نے کیا پائے؟ کہ کسٹھ۔ ۱۵۰
- ۳۔ اہل الزحالیہ فرق کیا جاتے۔ اس طریقہ دودھ چلانے کی مدد زیادہ سے زیادہ تو تقریر کرنا چاہیے کہ میں تو اطفالہ سے ۱۵۰

خود : (۱) مسجد کے تختہ و تختہ دور کو کھولیں اور چھٹی مدت جو اکثر وقوع میں آتی ہے فَلَکُلُونْ کھولنے کی حالت میں حرام ہے پیرا
 کس امر میں جو مدت محل سے گزرادہ ہو جانے تک سب کا سوا سے نارغ ہو جاتی ہے۔ پھر اس مدت کو باجم عمل و فعل پر جو قسم
 کی تو حکم آیت مَکُولَہِیْنَ کا مکمل ہے جسے دو بریں تو وہ بنانے سے اور باقی چھ مہینے عمل کے کماز کم نہیں رہے۔ یہ ایک عمل بھی جس پر
 مسئلہ فقہ بہت سے مقرر ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جب آیت میں اکثر یہ مدت دونوں کی جان کی ہے یعنی ایک عام دستور پر مقرر ہے جس کا
 عمل تو عام دستور کی یہ تو مشافہہ اور اس سے عام تو کہنے کا ہے اور دو بریں چھ مہینے تک ہوتے ہیں کہ گزرادہ ہو جائے پیرا اس امر
 میں دو اہل علم نے چنے لگتا ہے اس امر پر ضعف ہے جو مہینے اور چھ مہینے میں دو بریں سے لے لیتے ہیں اس فقہ پر آیت کے معنی تو بہت
 لطیف ہو گئے مگر جو رسالت و عمل کے اصول قرار ہے ہیں ان کے ثبوت کو اہل حدیث و علم و سجادہ ان کا احوال و فتویٰ بھی جتنا ہے اور نہ
 صرف کی آیت سے ثبوت مشکل ہے۔

(۲) اَلْمَلِئَۃُ اَشْہَادُ زَوَیْیَالِہِیْنَ کی مدت میں ملائے کی قیاس میں۔ خطہ کہتے ہیں میں جاس جہادہ میں کی عمر میں اشد حاصل
 ہونے کے وقت ہر مدت میں۔ شہید ہونے کے بعد اس کی ہے جیسا کہ امام شافعی نے نقل کیا ہے۔ اگر اشد سے ہر عمر ادا کیا جائے گا تو اس میں کوئی
 شبہ نہیں کہ عملی اختلاف اہل اہل و عاقلہ اس کی کیا مدت سے کہ اشدہ تک میں لڑائی باخ ہو جاتی ہے اور چودہ سے لے کر اشدہ تک لڑکا باخ
 ہو جاتا ہے اس میں کوئی غبار مدت مشہور نہیں۔ دوسری روایت اشد سے ہر اشدہ و عاقلہ مقرر ہو جاتی ہے جس سے عاقلہ میں تیس برس
 تک کا نذر ہے اکثر مفسر اس لیے اس کی مدت ۳۰ برس کہتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں اشد کا نذر جو چھ ہو جاتی ہے اس پر تیس برس کا نذر
 احوال تو یہ مدت رکات کا ہے۔

(۳) اشدہ کہتے ہیں ہر عمر اس کے تین مرتبہ ہیں یا اس کے کس کا پانچ حرارت و طوبت فریضہ پھر تین نہیں لگتا اور یہ ظاہر ہے کہ
 اول عمر میں طوبت فریضہ غالب ہوتی ہے آخر میں بالخصوص جاتی ہے اور زیادت سے نقصان تک آتا پھر اس کے کس نہیں کہ کس میں ایک
 استدعا کا مرتبہ لگے جس کا نذر تین روزانہ اس کے۔ (۱) یہ کہ طوبت فریضہ حرارت طوبت سے زیادہ ہو جائے۔ نہ کہ اعضا طوبت و طوبت
 عمل میں ہر عمر کے ہی کو خورہ کا نذر کہتے ہیں۔ (۲) یہ کہ طوبت فریضہ حرارت طوبت سے زیادہ ہو جائے۔ نہ کہ اعضا طوبت و طوبت
 اس وقت اور تین شہاد کہتے ہیں۔ (۳) کہ یہ طوبت فریضہ طوبت سے زیادہ ہو جائے۔ نہ کہ اعضا طوبت و طوبت
 قبل کہ ہوتے ہوئے طوبت فریضہ طوبت سے زیادہ ہو جائے۔ نہ کہ اعضا طوبت و طوبت
 تو اس شخص کو کہتے ہیں ہر حال۔

چالیس برس تک اس وقت قضا کی راہ کا نذر نہ کے بعد۔ کہ کھلت شروع ہوئی ہے انسان کے قوائے جانیہ اور فطریہ جیسے تھے
 تھے ہیں اور جس دن کے روح کا موطیہ بھی جو زمانہ شروع کرتا ہے اور زمانہ طوبت و طوبت کی قیاس ہے اور جو دن کے کھلے کا ہے
 و انکاسات و طوبت سے بڑھنے کا ہے اس کے حق جہان لڑتا ہے فَلَمَّا لَہُ ذُو قَعْنِ کُنْتُ اس میں اس حرف بھی غبار ہے کہ کہ لڑنے کی
 طرف انسان کی توجہ اس وقت سے ہونے لگتی ہے۔ سبحان اللہ کیا مرا کھ میں رویت کہتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبَتْكُمْ طَبِيبَتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ

سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ وَالْإِثْقَانِ ۖ مُسْتَقِيمٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلِبُوا دَعَى اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ
يَغْفِرْ لَكُمْ مِمَّنْ دُونِكُمْ وَيُجْزِكُمْ مِنْ عَذَابِ آلِهِمْ ﴿٦﴾ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَعَى
اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعِجِدٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَئِكَ فِي
صُلْبٍ مُبِينٍ ﴿٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ
يَكُنْ يَخْلُقْهُمْ يَخْلُقْ عَلَى أَمْرٍ أَنْ يُدْعَى الْمَوْتُ ۚ بَلَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

اور (دیکھو) ایک دوسرے ان کی طرف چند جن بھیجے جو قرآن سننا چاہتے تھے جب وہیں آئے تو کہنے لگے: یہ وہ کتبہ قرآن میں ہے، وہاں تو ہم کہہ کر خدا
 تبارک کے (جا کر) آگیا کرتے تھے اور اسے ایک کتاب کی سی دیکھ کر ہوا کرتی ہے، اسے سننے والوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے، ہر طرف سے سنی
 طرف ہر طرف سے آتے ہیں، ان کی طرف جانے والے کی تعداد بڑھتی رہتی ہے، ان کے لئے جو کتبہ تھیں، ان کے لئے اور تم کو کتبہ ملے گا، آج
 جہاد کے دلی کی تھی، ان کو اس میں بھی ملے گا کہ ان کی تھی، ان کو اس میں ملے گا اور ان کے لئے اس کا کوئی حجاب بھی نہیں ہوگا، یہ لوگ جن پر کمال اللہ علیہم ہے، ان کے لئے یہ کتبہ
 نہیں بھیجے گا، ان کے لئے اس کے لئے ان کو اس میں ملے گا اور ان کے لئے اس کا کوئی حجاب بھی نہیں ہوگا، یہ لوگ جن پر کمال اللہ علیہم ہے، ان کے لئے یہ کتبہ

ترکیب : مستحکم عال محو لعل الحسنى ان نغمه مغردى الفلقا داخل دون احمر و جسم افکار - بقوله الهام حریة التامیزه الحی کانه مشتمل علی ان و لعلی خبر صا -

تفسیر : قوم ماد کا ذکر کر کے یہ بات بتاتا ہے کہ اسے فرض اہمیت ہے کہ جو کہ قبہ جادیسے سرکش ایمان نہ لائے تو غور کوئی زور آور ایمان نہیں لائے۔ جو قوم غم اہمیت نہ زور آور اور سرکش ہے وہی شرم کی بات ہے کہ وہ ایمان لاویں اور اپنی قوم کو جائز ایمان لانے کی دہشت نہ لائیں۔ ہود رحمہ فیہ علیہ کے کہ قوم ہم زبان ہم جنس ہو کر یوں اللہ کے داعی سے دور ہنرے رہے۔ پس اسے محمد ﷺ حضرت خدا ان سے کہہ دیجئے جبکہ ہم نے میرے اس چند جن بھیہ قرآن سننے کو ان سے۔

انسان الہی شہر نے اپنی مسعودی جگہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بطنِ مکہ میں منقرض ہو چکے تھے کہ جو جن آئے جن میں سے ایک کا نام نذیر ہے۔ جب قرآن کی آیت ازلہ کے کان میں پڑی تو دلکش صدا میں سن کر چونک پڑے اور کہنے لگے کہ میں نے کبے جب آپ کا رخ آئے تو اپنی قوم میں جا کر ان کو کہتے کیا کہ اے قوم! وہی نبی کے بعد ہم نے ایک کتاب سنی جو ابھی کہوں کے اصولِ ملت میں مطابق و صدق ہے! ماہِ حجِ اربعانی ہے۔ اے قوم! اللہ کے دہائی یعنی رسول کا کاکہ، نواہر ان لاؤ کا کرمیات پاؤ اور جو نہ مانے ان کو اللہ کے جہنم سے باہر نکل نہ جائے گا کوئی اس کا معافی اس کو کمر اسے نہ دے گا۔ نہ اسے دے اسے صریح کراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ بخاری و مسلم و دیگر کتب احادیث

تفسیر : تفسیر اول سورہ میں دو دلائل بیان فرمائے تھے جو قار و تعمیر حق کے وجود پر نہایت کرتے ہیں۔ پہلے یہ ہے کہ ان کے تضرع کی صورت اول بت پرستوں کے قوت کا ابطال۔ دوم انہماک و تضرع خالص۔ اس کے بعد مسکونیت میں کام کیا جائیگا۔ جو جہالت تھے ان کے جواب دیے۔ اہل کفر و کفریت کے قوت پر ایمان مانے میں تزلزل کرتے تھے جس کا باعث وہی فریاد اور یہی کے لذات و شکوت کی صورت فرما تھا اس لیے قوم عدا کا حال بیان کر کے دینے کی بے ثباتی اور حیرت کا بدتجربہ سے کفر کر دیا۔ پھر آپ کی نبوت کی تعمیر شروع کی جس کے لیے تو تھے ہی جن کے لیے بھی بہت کی۔ اس کے بعد پھر مسکونیت میں کام کرنا ہے کہ ان کو اَنَّ اللہَ الَّذِیْ اَرْسَلَکَ بِالْحَقِّ دیکھتے ہوئے نہیں جانتے کہ جس اللہ نے آسمان و زمین پیدا کر دی ہے اور ان میں سے اور پیدا کرنے سے نہ نہیں اور ہر اور کو اور کر نہ نہیں کر سکتا؟ ہے شک اور مکر ہے۔ کلمہ ہر بات پر لگا رہے۔

یہاں تک و تکرار کی مشرق و مغرب میں اس کے بعد اس کے موجود اور نہ کی کلمہ کیفیت بیان فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ یَا مُوَحِّدُ مَعُوْضٌ فِیْہِیْ کَلْبُہُ اکر کلام کے سامنے لائے جائیں گے اور ان سے کہنا جائے گا کیا یہ نہیں ہے؟ یعنی اب تو اس کے کائنات سے وہ کہیں گے وہ۔ پھر نہا جائے گا اب کائنات کو لے کر کیا فائدہ۔ اپنے انسانی جسم سے بڑب بڑھو۔ مطلب غلو تو تم کر کے آنحضرت ﷺ کے لیے چند مسائل اور جسمی غش کلمات پر سورہ کو تم کرنا ہے مثال مذکورہ کہ تھے ﷺ آپ میرے لیے ان کے برابر ملتا ہے اور کلمہ کو خلیل میں لے آئے ہیں تو آپ سے پیچھے اور انہماک رہاں نے ایمان میرا ہے اور ان کے کہنے سے عذاب کی ہلکی نہ کر دے۔ اور میں اپنے وعدہ کے دن اور وہاں کے حساب کو دیکھیں گے تو دنیا کے تمام غش و کلمات اور جھوٹا جائیں گے۔ باوجود نہایت اور نہایت شہادت پر تیار کرنے کے یہ ہمیں کے کہ گویا ان کی ایک گھڑی بھر تھیں تھے۔ اس کے بعد فرماتا ہے اَللّٰہُ یَا مُوَحِّدُ اَللّٰہُ یَا مُوَحِّدُ اَللّٰہُ a

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَصْحٰلُہُمْ ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نَزَّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَہُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّہُمْ ۝ کَفَرَ عَنْہُمْ سَیِّاۡتِہُمْ وَاصْلَحَ بِاَلْحَمْدِ ۝ ذٰلِکَ یَاۤاَیُّہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اتَّبِعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّبِعُوا الْحَقَّ مِنْ تَحَرُّمٍ ۝ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالُہُمْ ۝ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبِ الرِّقَابِ ۝ حَتّٰی اِذَا اَخَذْتُمُوْہُمْ فَشَدُّوْا الْوُثَاقَ ۝ فَاَمَّا مَتَّٰیۤ اَبَدُ وَاَمَّا فِدَاۤءٌ حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ

اَوْ زَارَہَا ۚ ذٰلِکَ ؕ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَا تَنْصُرُ مِنْہُمْ

تفسیر ۔ سید اور مفتی کا فرق آیات علیہ کی نسبت تاکہ کہ نکال کر نہ دیا جات ہوئی ہے اور مفتی ایسا ہو کہ وہی میں مشرق ہوتا ہے خیال کر کے نہیں مستطابہر یا کر لوگوں سے پرہیز ہے۔ اب آیات علیہ کی نسبت دونوں گروہوں کا فرق بیان کرتا ہے **فَخَالُوا ثُلُثًا لَّغِيظًا آمَنُوا** کہ ایک گروہ یعنی ایسا تھا جو اس بات کی توبہ کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کوئی گنہم دیا جائے یعنی جہاد کی جو سب سے بڑھ کر سخت کام ہے تو ان سعادت سمجھ کر اس کو بھلا دیں اور جب کوئی ایسا سوز و گداز ہو جادے کہ جس میں جب و کاتم ہو جن کے دلوں میں کفر و فتنان کا مرض ہے ان کے توبہ ہوا اڑ جاتے ہیں اور اس طرح (توبہ) توبہ کی طرف ایسے بھلائی ہو کر دیکھتے ہیں کہ جیسا کوئی سوت کے وقت دیکھا کرتا ہے۔ فرمان ہے کہ ان کی توبہ لکھی ہے ان کو کفر مانا ہوا رہا کرتی جائے اور ایک بہت کٹھن ہے اور جب کوئی بہت ہنگام کی بہت قرار پائے تو کھنڈے سے بچا ہوتا ہے جس سے اس سے امداد کیا تو اس کو مہر دیا کرتا ہے (سورہ بکرات) غیر ضحوت ۔ اور الرازمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے (سورہ بکرات)

[illegible]

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَوْطِيعًا فِي بَعْضِ الْأَحْزَابِ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَذْبَارَهُمْ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ
فَأَخِطَ أَعْيُنَهُمْ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَن لَّنْ يُغَيِّرَ
اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَكَوْنُوا لَا رَأْيَ لَكُمْ فَلَاعَرَفْتَهُمْ بِسْمِهِمْ وَلَتُنْجِزُنَّهُمْ فِي

مفسر نے زمین کے لشکرت کا مطلب صحابہ علیہ السلام کے ان میں سے دو عزیزان سے کہا کہ زمین میں خدا کی طرف سے کون سا نبی کریم کا تھا؟ اور نبی لشکر سے کیوں کام لیا؟ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اس بات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کو مبعوث کیا تو اس کے ساتھ ہی ایک لشکر بھی بھیجا۔ یہی وہ لشکر ہے جس نے نبی کو اس کی قوم پر چڑھایا اور ان کے دل میں ایمان لایا۔ یہی وہ لشکر ہے جس نے نبی کو اس کی قوم پر چڑھایا اور ان کے دل میں ایمان لایا۔ یہی وہ لشکر ہے جس نے نبی کو اس کی قوم پر چڑھایا اور ان کے دل میں ایمان لایا۔

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ يُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا ۝
وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتُ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتُ الظَّالِمِينَ
بِأَسْوَأَ كُلِّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

[illegible]

ترکیب : نمد عمل متعلق بقول انما اقول وصرح و قد حملت کلمه کف تناسب القام حیات منقول فیہ عن مدین مانی من
الطوامین ویکثر مطول علی یسجد و بعد ذلک ایضا معصوم علیہ و غصب و لیس و اذن عطف علی ما مع ان الاوئی الخیر فی نفس
العامدین علی اشتغال الکلی فی الوریث۔

[illegible]

اگر چاہو معائنات میں اضافہ دینی کے مردوں میں کی طرف خطاب کیا ہے اور عمر میں بجا شامل ہیں مگر یہ بھی چاہو کہ اسے سلسلے میں انجام دیکر
یہ احکامات غلطیوں سے محفوظ رہیں اور یہ احکامات دینی کے مردوں میں کی طرف خطاب کیا ہے اور عمر میں بجا شامل ہیں مگر یہ بھی چاہو کہ اسے سلسلے میں انجام دیکر
منہ حقانی

تَتَّبِعُكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَبَكُمْ
قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيُقُولُونَ بَلْ تَصُدُّونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا
قَلِيلًا ۝ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سِتْرُ عُنُونٍ إِلَى قَوْمِ أُولَىٰ بَابِ
شَدِيدٍ ثَقَالَتُهُمْ أَوْ يَسْمُومُونَ ۚ فَإِنْ طَئِعُوا يُؤَيِّدُكُمْ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۚ وَإِنْ
تَتَّوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ كَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى
حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ ۚ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

بچے رو جانے والے دیکھ کر قسمت لینے نہ دانتے تھیں کہ کڑی میس کی ساتھ لینے چلو اور اٹھ نہی، بت دینا چاہے؟ اے کماؤ سے؟ اگھر وہ کہہ کر کہ تم جڑو
 ماتھو تلک گھٹنے سے چلے گی سے ہوں کہڑا ہے مارو اگھیا کے کو تم سے سے سر کرتے ہو بلکہ وہاں بت نہی کہہ جیتے جینا اے نی اسیا بچے رو جانے والے
 بدواں سے نہہا کہ بہت ہندو تھیں تھیں جگہ اور تم سے کے لے کے لے جانے سے فرما تے تڑو دے دے اطاقت قبول کر لے گی مگر ارم سے حقہ کیا تھیں
 اٹھ کر کہبت نہی چھان نہ ہو کہ اور اور تڑو تڑو کہ جیسا کہ اگے لکھ گئے تھے تو تم کو نہتہ وہاں سے لگانا نہتہ ہو کوئی لگانا ہے وہاں سے تھیں کہ کو تھو دے ہے
 پیارو پر وجہ نہی تھیں نہتہ نہتے سے اور جو کوئی نہتہ اس کے کوئی کی طاقت کر کے لگانا توں کو اپنے انوں میں اٹھ کر کہ جس سے کے تے تھیں کہ کوں جس کی
 درجہ ہاں کر لے کہ اس کو نہتہ نہتہ ہے گا

تفسیر: یہ خبر ہے کلام سابق کا کہ جب تم نسبت حاصل کرنے جاؤ گے تو یہ پیچیدہ ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھ ہونے والے لوگوں کے ساتھ تم کو کچھ ملے جانا اور کچھ نہ ملنا اور کچھ ان کے ساتھ نہیں بلکہ وہ تم کو خود سے جدا کر دیں گے۔ اس کا واسطہ دوا اور انا ہیں۔

حدیث سے لائے گئے افسوس کے الفاظ نے مسلمانوں کو حکم انہی سے ملے ہوئے ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص اور نصیحت حاصل ہو گی اور اس میں وہ ایک شریک ہو گا جو حدیث میں تھا چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ آئے تو ان کے ہمراہ ساتویں ساتھی بھیجے اور پھر حال کی اور یہ لوگ بھی ساتھ چلے گئے اور وہ ہوئے۔ ان کو مطلع کر دیا گیا۔ کہ اللہ سے مراد اس کا وہ وہاں وہاں جو خاص الفاظ حدیث کے شریک کرنے کا تھا یہ شریک ہوتے تو اس میں فرق آ جاتا۔ فَمَنْ لَّمْ يَلْقَ الْغُلَامَ مِنْ الْأَنْبَاءِ سَلَامًا فَهُوَ يَأْتِيهِمْ بِشَيْءٍ مِمَّا لَمْ يَأْتِ

اسے (بخاری) ان کو بھیجے وہاں والوں پر دوسرے سے کہہ دو کہ یہ خبر کچھ نسبت میں تم شریک نہیں ہو سکتے مگر اس کے بعد تم کو ایک خوف جنگ

۱۔ میرے سے عثمان کی جانب چار منزل ہے اور دوسرا سے جا۔ چار منزل اور چھوٹی چار منزل ہیں۔ یہاں پہلے طور پر چھوٹا سا قلعہ ہے۔ یہاں باغ اور کھیتی باڑی شہر آباد ہوں یہاں سجدہ تھکتے ہیں کہ یہ مہدی اور کئی سے حضرت علیؑ کے بیٹے ہیں۔ ان پر چار سال کی کھج کھانے کے بعد یہاں کی زمین ان لوگوں میں تقسیم ہوئی۔ بعد میں محمد بن حنفیہ کے تھے۔

یعنی خیر والوں کے ہاتھ تم سے روک دیے جاویں گے کہ تم سے لڑو نہیں گے چنانچہ ہر ہر ایک مسلمان نے صیف باغی پر خیالی کر کے یہ کہہ دیا ہے کہ قریش کے ہاتھ روک دیے گئے ہیں جو وہ بیٹے کے درمیان لڑائی اور قریش میں جنگ ہوتے ہوئے تھے۔ بعض مسلمان جو درختوں کے نیچے چلے گئے تھے کہ ان سے اگر باغیہ لڑائی کرنے لگے۔ قریب تھا کہ جنگ ہو جاوے مگر اصرار حضرت ﷺ نے بیعت ملی شروع کر دی تھی۔ مسلمان اصرار توجہ ہو گئے یہ ہاتھ روکنا اچھی بات میں بیان ہوتا ہے۔

اب ہم کو اس بیعت کا کچھ معلوم بیان کرنا ہے۔ اس میں جو برکتیں کرتے ہیں کہ حد چیدار لے سائل آنحضرت ﷺ قریبانوں کے قریب کھڑے ہو کر بیعت کے لیے چلے۔ جنگ متصور نہ تھی تو چاہیہ جو سو آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ جب حد چیدار چلے تو کفار قریش باغ آئے اور انہوں نے جنگ کی تیاری کر دی حضرت ﷺ نے حد چیدار میں ڈھونڈ ڈال دیا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ایمنیوں اور دھمکیوں کو کہنے کے پاک ہو پیغام دے کر بھیجا کہ میں نے کوئی نہیں آیا آپ مجھے کعبہ کا وطن کرنے والے قریش نے مہینہ ﷺ کو قید کر لیا مسلمانوں میں بغیر مشہور ہوئی کہ ان کو کئی کر دیا دھب نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لی شروع کی آپ ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے کسی نے اس کو ٹکڑا کر کسی نے پیر کی کا کسی نے کیلے کا درخت لٹکایا ہے۔ سب نے بیعت کی کر لیں گے اور بھاگے نہیں۔ جنگی اور بغیر دھمکیوں کے سب سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہذا عثمان اور رسول کے کام میں ہے ان کی طرف سے آپ نے اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اس پر دوسرا ہاتھ رکھا اور بیعت کی حضرت ﷺ کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بڑھوا۔ اس کو بیعت درمیان اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بیعت کرنے والوں سے اپنی رضامندی ظاہر فرمائی۔ **فَمَنْ يَشَاءُ فَلْيَنْصَحْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيُؤْمِنُوا بِهِمْ كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ**

اے اہل بیعت میں اس بیعت میں شریک ہونے والوں کے بہت اچھا کر آئے ہیں اقامت دے جا رہے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس نے بیعت کی ہے ان میں سے کسی بھی روز راہیں دو گاہ اور بہت سی ادا بیعت میں ان کے منجی ہونے کا وعدہ ہوا ہے اور ہر ایک کو لوگوں کے اہل ان کو گول کا درجہ ہے نفی اللہ عنہم۔ یہ بات باطنی مومنین کی بات ہے کہ اس بیعت میں خلفاء و اہل بیت شریک تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو دوسرے ان کی طرف سے حضرت نبی ﷺ نے بیعت کی ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے جب یہ بات ہو چکا تو اس نے قسمی منجی ہونے میں اس بات میں کہ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ مومن تھے کوئی بھی شک نہیں ہو رہا۔ ان کے لیے ہر دستاویز آسانی اور محسب قرآنی کافی ہے ہم انہیں کرتے ہیں ان کو گول ہر جزو رعب و اہل بیت روایات سے جن میں محض تعصب و طرد لاری ہے مذکورہ وغیرہ معاملات سے حضرت یحییٰ بن کمال رضی اللہ عنہ کو اہل بیت رسول ﷺ کا دشمن بنا کر ان کو کلام الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور ان کی شہن میں کیا کیا کہتے ہیں اور پھر اس پر گواہی دینے والی کو بیعت الہیہ سے قرار دے کر اس کو نکات کا باعث کہتے ہیں۔ ہاں جیسا کہ ان کے کلام کا محسب قوی ہے اگر اس سبب کا کوئی برائی کا دھتکہ و دھتکہ ایک بات تھی۔ کلام تو قرآن سے ثابت ہوں اور بیانیاں ہرے غیرے صاحب دلیل تعصب و راویوں کے بیان سے ثابت کر کے اس آسانی تمسک کو چاک کیا جائے جس کو درویشی محفل سلیم ہوگی وہ اس بات کو بھی جان بوجھ کر گوارا نہیں دیتا تاہم یہ کہہ دیتا ہے بلکہ کوئی بدیہی محسوس ہے۔ ان آیات کے صاف اور سیدھے معنی کو اہل بیت کر چکے ہیں کہ وہ یہ بیان قبل ازاں ہی جانتے تھے۔

فانکہہ صحیح بخاری میں ہے کہ وہ درخت کر جس کے تلے بیعت ہوئی تھی لوگوں کو بھلا دیا گیا تھا۔ لوگ حشر کہ بھڑک رہا تھا آنے لگے تھے ہوتے ہوئے اس کی پریشانی ہوتی تھی اس مصلحت سے خدا نے اس کو بھی کر دیا۔ معصوم میں ذہن الہی کر میں الہی شہرہ سے نقل کیا ہے کہ وہ درخت کو ادا کیا گیا۔

وَلَوْ قُتِلَ كُفُّمُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَوَلُّوا الْأَذْيَارَ ثُمَّ لَا يَعْلَمُونَ وَلَيْكَا وَلَا

چوتھا حکم : مَا أَمَّا الْبَدْنُ أَمَّا الْجِلْدُ فَلْيَقِ بِنَاقَتِهِمْ اَلَا كَرُّكَ لِي قَاتِلَهُ : اس کی کوئی خبر ناولو حاج کیا کہ نہیں کہ جو کسی سے سنا یقین کر لیا وہاں پر کا وہ بند ہو گئے کیونکہ اس کی صورتوں میں باہر اس کے لیے بہت سے جوشے افسانے نماز پڑھایا کر کے ہیں ان پر باوجود کہ کسی سے لڑا ہے یا یہ بخیر ہو کر اگر اس کے برخلاف کر بیٹھے تو پھر جو حالت حال ہونے کے بعد نہ امت و امتیٰ ہے۔

یہ مسئلہ موصولی تہوں میں سے ہے کیونکہ ہر شخص کی بات کو غصہ و لڑائی اور دھمکی کی بجائے باور دلانے کی ضرورت ہے اور قرآن سے بھی روایات کو لینا چاہیے۔ ماس کا لفظ اس بات کو ظاہر ہے کہ اگر کوئی نیک شخص باور دل کر دے تو اس سے متعلق اس آیت سے اہل باور و اہل موصولی باور و موصولی حدیث نہ بنے۔ ہر مسئلہ کے پس منظر میں کافور کوئی قصہ ہے یا ہر جاس کے لیے ترک کا ہونا۔

اس آیت میں حکم عام ہے مگر آنحضرت ﷺ کے عہد میں بھی کوئی ایسی بات نہ ہوئی ہے جو اس آیت کے حکم میں شامل ہے جس کو ضروری اس کا نشان بنادول کیلئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر آدمی خود غور سے غور کیا کہ یہ عادت ہی ضرور آخری چیز ہے جو کوئی شخص اپنے لئے نہ کرے کہ اس کی قوم میں بھیجا جائے اس میں غلط اخذ نہ کر لی جی نبی ﷺ نے ولید بن حنفیہ کو کہول کرنے کے لئے بھیجا اس نے اگر بصوت صوت کہہ دیا کہ عادت مقابلہ میں آیا اور مجھے غلط کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس پر ایک لنگر چڑھو کہ عادت کے مقابلہ کو چنا اور وہ حضرت ﷺ کی خدمت میں نہ کر کے لیے آ رہا تھا کہ دستہ فقر سے ملا۔ روایات دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ عادت کے پاس دیکھ کر آئے عادت کے حکم کھائی کہ میں نے جو گزرا یہاں نہیں کیا تب یہ آیت حائل ہوئی اسباب اندہ بھی ہوا ہو کر آیت میں کسی شخص کی طرف اشارہ نہیں عام حکم ہے۔ اس بات سے لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہو کہ ہماری بات اور خبر کوئی مان جائے نہ ہماری رائے نہ وہ میری باندی نہ ہوئی ہے اور

[illegible]

ان مصلوٰی سے بھی سما یہ بظاہر خصوصاً اعلیٰ اور بزرگ بہت نفاذ کیا ثابت ہوئے۔ پھر ان کی نسبت یہ خیال کرنا (کہ حضرت علیؑ کے حوالہ پر لوگ مرتد ہو گئے اور سرکشی اور بدعتی کرنے لگے تھے) اس لیے انہوں نے علیؑ اور اہل بیت پر ظلم کیا کہ ان کا حق خلافت چھین کر اور باطل فتنہ کیا۔ باقی محمد بنیہ وغیرہ (کمال بدگمانی اور ان بداعت سے سرکشی ہے جو ہوگا ایسے ہوں کہ ان کی توحید و تخیل میں مدح ہو کر ان میں ان کے تمام ہوں کی کفالت سے راضی ہو گیا اور اہم حجم کفار پر بحث تمنا فرما کر پرہیز کر دیں۔ ایمان ماننے کے بدل میں یہ گزریں ہو گیا کفر و بدکاری سے ان کو نفرت ہے۔ درود و شاد کر دیں۔ پھر ان سے یہ باتیں جو خدا کو برا بھلا کرنے کے لیے نقل کیں ہیں سزا دیں اور جو اس کے ساتھ صراطِ اسلام و جہاد میں ان کی کوششوں اور صلاحیت و پرہیز گاری پر اطمینان بھی کیا وہاں دیتے ہوں۔ تعجب! احماد اللہ یہ ہندو لفظ کو عرب و یا اس قصہ نقل کرنے والے (جو کہ اندرونی حالت منکوب ہو) تو اسے ظہور میں اور خدا کا کلام اور موافقی و مخالفت کی جہاں نہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٥﴾

ایمان والو! تم کو تو ہم نے آدمیوں سے اور عورتوں سے پیدا کیا اور تم کو قوموں سے بنایا۔ اور تم کو قبائل سے بنایا۔ تاکہ تم پہچان لو۔ اِنَّ اللہ کے پاس سب سے اعلیٰ والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اِنَّ اللہ کو علم والا اور خبردار ہے۔

ترجمہ :- آخر یہ اعتبار ایسا ہی ہے۔ اگر عیب ذن ابی جریر العزری اور ابی العین و الحسن (رضی اللہ عنہما) کے پاس تھا تو ان کے پاس بھی یہ اعتبار تھا کہ ان کے پاس سے اعلیٰ والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اِنَّ اللہ کو علم والا اور خبردار ہے۔

تفسیر جہانگیر : یہ جہانگیر نے کہا ہے کہ ان کے پاس سے اعلیٰ والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اِنَّ اللہ کو علم والا اور خبردار ہے۔

مستقلات : یہ جہانگیر نے کہا ہے کہ ان کے پاس سے اعلیٰ والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اِنَّ اللہ کو علم والا اور خبردار ہے۔

آج کل کے لوگ : یہ جہانگیر نے کہا ہے کہ ان کے پاس سے اعلیٰ والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اِنَّ اللہ کو علم والا اور خبردار ہے۔

يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَرَأَيْتُمُ اللَّهَ وَرُسُلَهُ لَا يَلِيَكُمْ مِنْ
أَعْمَارِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا
بِاللَّهِ وَرُسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا فِي جِهَادٍ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقِينَ ۝ قُلِ الْمُؤْمِنُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ۚ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمٌ ۝ يَبَيِّنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أُسَلِّمُوا ۚ قُلِ لَا تَتَّبِعُوا عَلَىٰ إِسْلَامِكُمْ ۚ
بَلِ اللَّهُ يُسِّنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ۝

بندۂ عشق شدی ترکہ نسب کن جاں

کہ درمیا راہ تھاں ایہ لہاں چڑے نیست

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ۝ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ
الكَافِرُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ رَأَدْنَا عَنْهُمْ تُرَاجُيًّا، ذَلِكَ رَجْعٌ
بَعِيدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَمْنَعُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ، وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيفٌ ۝
بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَرِيعٍ ۝ أَفَلَمْ يَنْظُرُوا
إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ۝ وَالْأَرْضَ
مَدَدْنَاهَا وَالْأَعْيُنَ فِيهَا رَوَيْنَا وَبَنَيْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ ذَوْقٍ يَبِينُ ۝
تَبْصِرَةٌ وَذِكْرٌ لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا

ہیں۔ یا لفظ نیل یا نیل جی۔ (سورج مغرب المجرس، ماسد)

ظہور قات میں سے اپنی قدرت کا ثابت کرنے کے لیے یہ چند دلائل بیان کرتا ہے اول اس آسمان کی پیدائش اور اس کی ایسی محفوظ و محکم عبادت اور اس کی مژدوں سے آوازوں و ملامتیں خود بخود فرج تکلف و دراز آوازوں کی بابت کی جاگہ ہم بحث کر چکے ہیں کہ جس قدر سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا اثبات مقصود ہے۔ اس کا نہ ٹکاؤ نہ ہم کا نہ جب تکلف ہے نہ جہد یہ کہ اس سے یہ شبہ پیدا کرنا کہ جب آسمانوں میں کوئی تکلف نہیں تو حضرت یحییٰ علیہ السلام جو تھے آسمان کے نور کیوں کر پہنچے اور حضرت ایلوس علیہ السلام کس طرح کے نور کے عبادت نامہ انبیاء علیہم السلام شبہ معراج میں سب کو یکو کر کے کریم بھی خام طیاراں ہے کس لیے کہ ان حضرات کا جسم ضرور وہ نیت سے تبدیل کر دیا گیا تھا جس کے نقل جانے کا جسم بالحق نہیں۔ اور تکلف اور چڑ ہے صانع کی طرف سے کھڑکی یا دروازہ اور اس کے مٹی کی کھجیا کا کہ وہ اب فضا سے آیا ہے نہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ ان لفظوں سے کہے ہوں۔

دوسرے میں کہ عبادت اور اس کی وسعت اور اس میں پیدائش کا ہر ذرہ اور جسم کی بڑی بڑی ہوتی مختلف رنگ مختلف اشعری پیدا کرنا جو صاحب بصیرت اور خدا کی طرف متوجہ ہوئے ہاؤں کے لیے ایک تہجد یعنی فائز ہے جس میں نور و فکر کی بجائے کرنے سے وہ خدائے زوال جلال کی بے انتہاء قدرت و کبریائی کو دیکھ سکتا ہے۔ سوم آوازوں سے پائی اہم اور اس ایک پالی سے باغ اور کھیتیاں آگاہ اور بلند بلند بھروسے کے رشت پیدا کر دیا جن کے تہ بہ تہ جوار کیے ہوئے پھل لگا کرتے ہیں اور ان چیزوں سے بخود نور و زلی دی جاتی ہے۔ اور اسی پالی سے مرد و عورت مختلف شاداب و برہنہ آفرینا۔ ان دلائل کے بعد فرماتا ہے کہ کائنات اللہ و مردوں کا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس طرح سے ہو گا جس جس نے اگلے سال کی مردہ بڑی بوٹوں کو زندہ کر دیا اور انسانوں کی بھی زندہ کر دے گا کیا جو بات پر کار ہے وہ یہ چیزات پر کار نہیں؟ کیا مرے ہوئے انسان اس کے احاطہ قدرت کا ملہ ہے ہر چیز؟ ہرگز نہیں بشر کا مسئلہ ثابت کر کے یہ بات تھاتا ہے کہ اس مسئلہ کا تاریخی ثبوت نہیں ہے ان قریش سے پہلے بھی بہت سی قومیں تھیں جو کفرائے کچھ پہنچا جانے کے غلط و دجالیات نے اندھا کر دیا تھا اس کے منکر تھے کیونکہ ان کی کوئی خاطر بھی عالم کے تبدلات تھے اور یہ طبعی بات ہے۔ لہذا ہم بزرگوں کو بتا دیتا ہوں کہ جو ہر حال کے ذکر سے بھی غفلت کرتا ہے۔ پھر ان تمام آدمیوں کے نام گونا گے تھا کہ کائنات کھیت قلعہ خود نور۔ نو کہ ان سے پہلے نور ملا کہ قوم نے جتنا یہ فاعل و صاحب اہلوس نے اصحاب اہلوس کی تفصیل مزین کی ہے نہ اس جاہ و ملک پر اور نہ نام یا وجہ مورد نام وادی و نام آجے دیا و کندن پختہ کو نہیں کہیں کہتے ہیں سچ تو یہی ہے کہ اس سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام ہے جس کے پاس ایک بڑا کواں تھا جس سے وہ سواری کو پانی پلاتے تھے و خبر کی آفرمانی اور اپنی برادرانی سے ہلاک ہوئے۔ بعض کہتے ہیں تو ہم ضرور اسے اللہ سے ہائی بھی ایک بڑا گیس پختہ کو نہیں کہتے ہیں ایک اور قوم اس وادی میں تھی۔ اور وہ عاد و ثمود و اخوان و موافقین و لوط علیہم السلام کی قوم جو ہمیں جیل مرد کے کوڑے، بچے سمیت اصحاب قلابہ کا اور ایک والے کا بیکہ مانا کہتے ہیں یا تو ہم نہیں تھی وہ ان دشمنوں کے بڑے جنت تھے ان کے نبی بھی حضرت شعیب علیہ السلام تھے خود نور ہم اور سچ میری کی قوم۔ سچ تو کہ ایک نبی یا خدا منحصر تھیں جن میں نہ رہا تے یہ کل کذب الرسول ہر ایک نے اپنے اپنے رسول کو جھٹکا و بشر کے ہاؤں میں اور تو خود دیگر امور میں مشغول و عینہ۔ جس میں ہر جملہ اعذاب ثابت ہو گیا ہر ایک پر اور ہر ایک کو سلام کے بعد پھر اصل مسئلہ بشر کی طرف رجوع کرتا ہے۔ انصاف بالحق اولوں کو کیا ہم اول ہار کے پیدا کرنے سے قہر گئے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ کیوں اور ہاؤں پر پیدا کرنے میں شبہ کرتے ہیں جو ایک باہر پیدا کر سکتا ہے اور اس کو ہر کار و ہر گئی پیدا کر سکتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسُّوْنَ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ اِذْ يَتَلَفَّى الصَّافِقِينَ غَيْنِ الْبَيْتِ وَعَنِ الْجَبَالِ قَاعِدٌ ۝

زور آور ہے۔ جس کی ناکھوں کا بھی سیاہی پوندہ لہجہ ہے۔ ایسا کہ ان کے کانگے پر ان کا کھانا کھرو۔ (حاجہ بی بی امجدی)۔ مگر انہوں پر ان کے اس دورہ کے جب کہ ان کے آگے سے آگے جا رہے ہیں۔

ترکیب : والہاء منصوبہ علیٰ شرطہ التثنیہ متعلق بالکمال و قد حال من الغالب و من کل شیء متعلق بملحقہ کمال الی الامر کہ ملک المنصوب ہاں علیٰ اصحت و قبل حرفہ متداہنہ و ف ای حرف تثنیہ (۱)۔

تفسیر : ان آیات میں ذیل خدا کی کائنات اور تو حید اور مسدود رات اور کھانوں کا ارتجہ پیش آنا ثابت کرتا ہے۔ کئی بات پر تین دلیلیں لای۔ اول والہاء متعلقہ کہ اس کو ہم نے قدرت کاملہ سے ملایا اور ہم پر اسے وسعت والے ہیں، یعنی قدرت واسعہ۔ دوم وفادہ حق فرشتہ تھا زمین کو ہم نے فرش کر دیا، یعنی زمین کی کائنات کے قائل کیا۔ تیسری چھت اور زمین اس پر دیا گیا فرش ہے۔ سوم ومن کل شیء ہر چیز کا جو پیدا کیا، یعنی اس کی دوسری چیز مثل ہے جس میں یا فصل میں یا پودہ یا انسان میں ہے۔ چار دلیل ہے۔ اس کی خدائی دیکھنا ہے۔ یہ چیزیں اس کو کر کے دینے والے شخص کے سامنے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ مگر یہ روزہ ہے۔ ان کو مرنے سے پہلے چھوڑا کہ اللہ کی طرف درود جو تم کو اس سے عود مگر میں آسان دے۔ یعنی اس کی طرف ہل کر۔ میں اس کی طرف تم کو ہل کر دے۔ اس کے قیام ہوں، یہاں سے مل کر سات کائنات کیا۔ یہ تو حید کا ثبوت کرتا ہے کہ جب وہی ہے جس اور اس کو کھانا دے۔ ہے۔ کونہ کونہ کا غلہ لیا آخر اس کے ساتھ اور کسی کو خدائی میں شریک نہ کرو، الہی باتوں کے خاتمے کو میں دینا میں تمہارے پاس آ رہوں۔

پھر سلسلہ میں کلام شروع ہوتا ہے کہ تم مجھے نہیں مانتے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ رسالت کا سلسلہ بھی مدت سے جاری ہے۔ جب کوئی رسول دینا کسی قوم کو گھوڑا اور گھوڑا دینا یا دینا اس بات کو جب کے طور پر خدائی تو کرتا ہے کہ لیا دے گئے ان چھٹوں کو وصیت کر گئے اور کہ گئے تھے کہ تم بھی رسول کو پانا اور اس کو چاہو یہ ان کی تلمیح کرتے ہیں؟ پھر آپ قیام فرماتے کہ وہیت تو نہیں کرتے تھے۔ خود ان کی ذات میں سرگئی کا اور ہے۔ پس اسے رسول نام ان سے بہت آؤ تمہارا احکام خدا و تم نے پورا کر دیا۔ ان ایمان والوں کو نصیحت کرتے رہو کہ ان کو اس سے فائدہ دے اور وہ فائدہ ہے کہ ہم نے جس انسان کو اپنی عبادت کے لیے بنا ہے۔ وہ ان بات کو سمجھ کر خدائی عبادت میں معروض رہیں گے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہم نے یہ تم پر کہ جو تم کو اس میں بنایا ہے۔ تم کو کرنے کے لیے نہ کہ ہمارے۔ ہمارے ہمارے لیے۔ اس شعر کو اری میں تمہیں ہندوں سے کوئی اپنا کلمہ روزوں روزی کا نہیں پاتا۔ جس سے وہ کہتے ہیں کہ وہ خود روزہ و فوت روزہ کرتے ہیں۔ یعنی ہمیں سے تمہاری ہلکائی لیے کہ تمہاری کا۔ بال ہند سے پتہ چلتا ہے۔ ایسا کہ ان کے لوگوں پر پال آیا۔ پھر فرماتا ہے کہ حال کے شعروں کی بھی دخل نوبت ہے، پھر کہیں عذاب کی ہلکی کرتے ہیں۔ یہ تو حید بات کا ثبوت تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْظُّوْرِ ۝ وَجِبِّ مَسْطُوْرٍ ۝ فِی رَقٍ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَابْتِیْتُ الْمَعْبُوْرَ ۝
وَالْتَقِیْتُ الْمَرْفُوْعَ ۝ وَالْبَحْرِ السَّجُوْرَ ۝ اِنْ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَا لَمْ
مِنْ دَافِعٍ ۝ یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝ وَلَیْسُ الْیَحْیٰی سَیْرًا ۝ قَوْلٌ
بِیَوْمٍ لِّلْمُكْذِبِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِی حَوْضٍ یَلْعَبُوْنَ ۝ یَوْمَ یَدْعُوْنَ اٰقِبًا

[illegible][illegible][illegible]

میں سب سے پہلے خود قرآن نے جو اس کے لئے سزا اور جزا کی قسم کھائی ہے، اور چار سو برس ہیں۔ اول وصاغات اور دوم والہ کریمات، سہم الفکر، یومہ والہم، یوم میں حکم کا ذکر و حدیث ثابت کی ہے۔ جیسے کہ فرمایا: **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی** میں ہر آدمی کو سزا کا کوئی بوجہ نہ لگاتے، چنانچہ یہ فرمایا: **وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْأَنفُسُ نَجٰتٌ** اور اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے عذاب کا واقعہ ہونا ممکن نہ کرتے ہے اس کا ذکر یہاں کیا ہے، اور ان عذاب میں سے جو فوجہ نہ ملے وہی واقعہ اس حدیث میں قسم کا ذکر انھیں صریح سے ثابت کی گئی ہے کہ فرمایا:

اب اس کا کام اور اس کی حرکات و سکنات اسی کے حکم سے ہوتے ہیں۔ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام حرکات و ارادات منقطع ہو جاتے ہیں تو اب جو کوئی اس کو جلاتا جلاتا، بدو آپ نہیں جانتا جانتا۔ کسی اور کو شہد ہوتا ہے، یعنی اُس کی طرف منسوب ہوتا ہے جس نے جلاتا۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جب بدو مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں۔ مجھ سے جڑا ہے۔ اس کا دھن کے بارے میں جو کچھ آپ فرماتے تھے اُس کے الفاظ بھی مناسب اللہ ہوتے تھے تو وہی نور وہی نور ہو رہی تھی۔ اولیٰ ذکر آن دوسرے کو سخت کہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ہی فرماتا ہے۔ **بِئِنَّ هُوَ الْأَوَّلُ خَلْقِي**۔ امام احمد نے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے جو کچھ نبیوں حق کہنا کہنا ہوا۔ اس کے بعد آپ اسوٰی اکبر کا حال بیان فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس وحی لاتا ہے۔ **خَلَقْتُ خَلْقًا مُّشَبَّهًا بِمُؤَدِّي الْأَمْرِ** کہ اس کو اس طرح مقرر کیا کہ اس کے تعظیم کیے جو بڑا طاقتور اور اہمیت قوی ہے۔ یعنی جبرئیل میں ہے کہ ایک جلد آیا ہے۔ **فَلَمَّا لَوَّى رَسُوْلِي كَرِيْمًا دَنَى قُوَّةً وَهَبَ لِي الْغَوْثَ نَكِيْحًا** منظور فوہ یعنی جبرئیل کی قوت و قوت منورہ ہے کہ جس میں شیطان و جن اور دوسرے خیال کی مخالفت نہیں۔ یہ اوصاف اُن کے اس لیے بیان فرمائے تاکہ اس کو کوئی جن و شیطان یا صورت نہ خیالی نہ کہے۔ گوکہ ان میں یہ اوصاف نہیں ہوتے۔ بجز اس جملہ کی تخریج کرتا ہے اور جبرئیل کے وحی لانے اور دوبارہ وحی اُسی صورت میں نظر آنے کا حال بیان فرماتا ہے۔ **خَلَقْتُ لِي كَرِيْمًا** اپنے اُس کام پر کہ اس کے لیے ہاتھ لے کر فرما دیا ہے۔ **فَتَرَاهُ آتَاكُم مِّنْ سُوْحُوْهُ** بلانے اُن کی ہتھیلیوں و سکن کرانہ آقا (جمع) (مصرع) اُن کی اُسی آواز کا کہ وہ جو زمین سے ظاہر ہو ایک بڑا گول دائرہ سا نظر آتا کرتا ہے۔ جہاں سے آفتاب طلوع و غروب ہوتا ہو اور کوئی دیتا ہے۔ یعنی جبرئیل آسمان کے کنارے ایک بار مقرر کو نظر آئے۔ اہل اُسی صورت میں نہ وہی متدلی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے یہاں تک قریب ہوتے تھے کہ **فَكَانَ قَلْبُ قَوْسَيْنِ** اُو یعنی قاب و قریب اور قریب اور قریب قوس کے اُسی مقدار کے ہیں۔ آنحضری کہتے ہیں۔ گمان اور نیز اور دوسرے طور پر ہاتھ کے ساتھ عرب میں انداز بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دو کان کے واسطہ پر باہر کے ہاتھ کے واسطہ پر ہے۔ قاب گمان کی موٹھ کو بھی کہتے ہیں۔ یہ سنی ہوئے کہ دروں اس قدر قریب ہو گئے کہ جس طرح وہ گمانوں کو گرا دیتے تھے اُن کی موٹھ ہاں مل جاتی ہے۔ کچھ فاصلہ نہیں رہتا۔ یہ قریب جسمانی کی طرف اشارہ ہے۔ اور ادنیٰ جگہ اس سے بھی قریب ہو گئے، یعنی حضرت ﷺ کے قلب تک پہنچے۔ یہ روحانی قریب ہے۔ **فَأَوْخَىٰ اِلَیَّ خَدَمَهُ** ما اُوخیٰ جب ہاتھ کے بند و کمر (سبھا) کی طرف جو چاہا وہی کیا۔ یہ ہے بطوریکہ وحی پر اسد جبرئیل، **فَمَا كَذَبَ الْفُؤَادُ لِقَوْلِيْ غَدًا** (جہیز) کے دل نے جھوٹا نہیں سمجھا، جس کو دیکھ جینی دل نے یقین کر لیا۔ **اَتَخَذُوْنَهٗ عَلٰی مَلَكُوْیْ** کیا تم اسے کفار (مہم) سے اس کی دیکھی ہوئی ہو یعنی نیز پر چڑھتے ہو؟ یہ ایک باری دیکھا نہیں ہوا۔ **بَلْكَوْلُودَ لَا تَنْزِلَةُ اٰخَرٰی** جہیزہ **فَلَمَّا فَصَلَ** کہ وہ (طائفہ) نے جبرئیل کو شہد معراج میں اُس کی اصلی صورت پر سدورہ صفتی کے پاس بھی دوسری بار دیکھا ہے۔ سدورہ قریب درخت ہے۔ ساتویں آسمانوں کے اوپر اور مٹھی جہاں تک بلندی کی انتہا ہے۔ کیونکہ اُس کے اوپر عرشِ رحمان ہے اور سدورہ کو خدا تک پہنچا۔ اس چیز نے کہ خدا تک رکھا تھا اور اس جنت لہو کی ہے۔ **فَاَزَادَ الْخُصُوْدَ** نااطفی، حضرت کی آنکھ نے غلط نہیں کی کہ وہ اصل جگہ اور تھا اور نظر آیا کچھ اور کچھ اصلی اور تحقیق حالت پر دیکھا۔ **لَقَدْ اٰیٰی مِنْ اٰیٰتِیْ** اُنہیں اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں رکھیں۔

جو خبر ہے جو یہاں ہر شے کے طور پر ہوا اسی کے اکثر اہل سنت و الجماعت خائف ہیں اور جبکہ مذہب ہے امام احمد میں حضرت عائشہ زائنہ مسعودہ زینب و ابی ہریرہ کا رضی اللہ عنہم اجمعین۔

و ثبات نبوت کے بعد توحید کے مسئلہ میں کلام کرتا ہے اور مشرکین عرب کی بت پرستی کی تعمیر کرتا ہے جو نبوت کا پہلا کام ہے۔ نکال
 انفرہ ہندو اہلکرت و قضاہی اس پر یہ سخن بت عرب میں زیادہ ہے جایا کرتے تھے۔ لات ایک شخص عرب میں حاجیوں کو سونگھوں کر پکارتا
 تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی شکل پر ایک بت پوجتے گئے۔ یہ بت طائف میں تھا۔ بعض کہتے ہیں مکہ میں، بعض کہتے ہیں نجد میں
 اور عربی ایک درخت تھا جس کو خطخان کا قبیلہ پوجتا تھا۔ نبی ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو اس کے کاٹنے کو بھیجا تھا جو کاتبی کرتا ہے
 لوگوں میں اس کی بڑی وسعت تھی اور سات ایک پھر تھا۔ کہ وہ حد کے درمیان۔ فرماتا ہے تاکہ پوج کیا جاتا ہے اس کے سوا فرشتوں کو بھی خدا
 تعالیٰ کی بیلیاں قرار دے کر پوجتے تھے، ان کی نسبت فرماتا ہے تم کو خدا اپنے دے اور آپ پڑھا لے یہ کیا جھوٹی تقسیم ہے۔ پھر فرماتا ہے
 کچھ ان کی اصل نہیں تم نے نام گھڑ لیے ہیں۔ کھن تو جات ہیں اور ان سے اُمید شفاعت رکھنا خام خیال ہے۔ دنیا و آخرت ہند ہی کے لیے
 ہے کوئی دہاں اس کو کام نہیں آتا۔

